REGD NO P 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۴ — شمارہ ۱۶

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ: سالانہ ۷/۰ روپے، ششماہی ۴/۰، ممالک غیر ۸/۰

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۲۹ شہادت ۱۳۴۴ ہش | ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ | ۲۹ اپریل ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ اپریل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲۴ اپریل بوقت ۸½ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

قادیان ۲۷ اپریل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ۔

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی تعلیمی اور تربیتی مساعی

۱۴۵ افراد کا قبول حق ۔ مختلف مقامات پر کامیاب جلسے

لٹریچر کی وسیع اشاعت ۔ ہزارہا میل کے تبلیغی دورے

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج سیرالیون مشن

عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ و تربیت کا فریضہ ادا کیا جاتا رہا پاکستانی اور افریقن مبلغین اپنے متعینہ علاقوں میں فرائض تبلیغ بجا لاتے رہے۔ دوران سال بعض خارجی تعمیری کام شروع کرنے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۴۵ افراد نے حق قبول کیا۔

گزشتہ سال کی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق کام کو ٹھوس بنیادوں پر چلانے کے لئے ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو دس حلقہ جات میں تقسیم کیا۔ ہر حلقہ کے پریذیڈنٹ اور اس کے معاونین کا انتخاب عمل میں لایا گیا حلقہ جات کی تقسیم کے نتیجہ میں تبلیغ و تربیت کا کام پہلے کی نسبت آسان اور مضبوط تر ہو گیا ہے۔ اس پروگرام کا پہلا تجربہ بمقام ماسبراڈ (Masanka M) جو فری ٹاؤن سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہے حلقہ کے جلسہ عام کی صورت میں کیا گیا۔ یہاں پر حال ہی میں جماعت قائم ہوئی ہے اور گزشتہ دو سال سے اس جگہ پر اپنا پرائمری سکول باقاعدہ طور پر جاری ہے۔ مضافات کی جماعتوں کو اس جلسہ کی اطلاع خطوط کے ذریعہ بھجوا دی گئی چنانچہ دو صد افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ احمدی احباب اپنے ہمراہ غیر احمدی دوستوں کو بھی لائے تھے۔ "لو" اور فری ٹاؤن کے احباب نے بھی شرکت کی۔ فری ٹاؤن کے احباب میں سے مکرم جناب سید ہاشم صاحب بخاری مولوی نظام الدین مہمان صاحب چوہدری نذیر احمد صاحب اور اقبال احمد صاحب تشریف لائے تھے۔ افریقن مبلغین میں سے معلم عباس کمارا اور الفا احمد دودی شامل ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی ۱۱ بجے خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ خاکسار نے افتتاحی تقریر میں نئے داخل ہونے والے دوستوں کو اسلام کی تعلیم سے روشناس کرایا۔ اور انہیں مشرکانہ رسوم سے مجتنب رہنے کی تلقین کی۔ خاکسار کے بعد سید محمد ہاشم صاحب بخاری ۔ محمد ابو بکر ۔ پا سعید الفا زیف اور چند مزید مقامی احباب نے بھی خطاب کیا جس سے حاضرین ۔ بہت اچھا اثر لیا۔ جمعہ کی نماز سے قبل بعض مسلمان کہلانے والے مشرکین نے شرک سے توبہ کی۔ اور ان کے بتوں کو تمام حاضرین کے سامنے آگ میں جلایا گیا۔

خطبہ جمعہ میں سورۃ فاتحہ سے خدا تعالیٰ کی چاروں صفات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی ۴ بجے تک جاری رہی۔ اور آخر میں دکش پاؤنڈ کے قریب چندہ جمع ہوا اور ایک معتد بہ افراد داخل سلسلہ ہوئے۔ اس جگہ پر اب ایک افریقن مبلغ کو متعین کیا گیا ہے جو نو مبائعین کو ابتدائی اسلامی مسائل کی تعلیم دیا کرے۔ احباب ان سب کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیرالیون کے دار الحکومت فری ٹاؤن میں ولاء (A.O.) آرگنائزیشن آف افریقن یونٹی کی مجلس وزراء کا اجتماع ہوا جس میں افریقہ کے ۳۴ ممالک کے نمائندوں نے شمولیت اختیار کی تنگیٔ وقت کے باعث نمائندگان کے نام ایک تعارفی خط جس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر تھا جو وہ افریقہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں کر رہی ہے ساتھ مکمل ٹائپ کر کے سلسلہ کے لٹریچر کے ہمراہ تقسیم کے لئے بھجوایا۔ جملہ ممالک کے نمائندگان کی قیام گاہ پر تقسیم کیا گیا۔ موجودہ حکومت کی زیر نگرانی سیرالیون نیشنل لائبریری کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس لائبریری کی عمارت ایک زر کثیر کے صرف سے تعمیر ہوئی ہے جو لحاظ اپنی وسعت اور اعلیٰ انتظامات کے جدید طرز کی لائبریریوں میں شمار ہوتی ہے۔ خاکسار نے لائبریری کو ۲۹ کتب کا سیٹ جو قرآن کریم کے تراجم تفاسیر اور اسلام کی تعلیمات پر مشتمل تھا پیش کیا اس کے لئے ایک نجی اور رسمی تقریب کا انعقاد ہوا۔ خاکسار نے لائبریری بورڈ کے ممبران کی موجودگی میں ایڈریس پیش کیا جس میں قرآن مجید کی پیشگوئی اذا الصحف نشرت سے ظہور مسیح مہدی کے وقت لٹریچر کی وسیع اشاعت پر روشنی ڈالی۔ موقعہ کی تصاویر لی گئیں۔ ریڈیو اور پریس میں خبر نشر کی گئی اس تقریب میں چوہدری نذیر احمد صاحب بھی موجود تھے۔ لائبریری کو ریویو آف ریلیجنز اور مسلم ہیرلڈ بھی بھجوایا جاتا ہے۔ جو عموماً لائبریری کے حصہ خاص میں رکھا جاتا ہے۔

انفرادی طور پر بھی پیغام حق پہنچایا گیا الجمھوریۃ العربیۃ المتحدۃ کے کمشنر مسٹر سے معزز عہدہ دار دو گھنٹہ تک احمدیت پر نہایت ہی خوشگوار ماحول میں تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ اس موقعہ پر سید محمد ہاشم صاحب بخاری بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔

عرصہ مذکور میں خاکسار نے چار مرتبہ سیرالیون براڈکاسٹنگ اور دو مرتبہ ٹیلی ویژن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور دیگر اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ عید کا خطبہ جو خاکسار نے دیا تھا ایک دن قبل محکمہ براڈکاسٹنگ نے ریکارڈ کر لیا جو عید کے موقعہ پر نشر ہوا۔

جب سے خاکسار دوبارہ آیا ہے مشن ہاؤس کی تعمیر کا مسئلہ زیر غور تھا کافی جد و جہد کے بعد نصف ایکڑ کے قریب رقبہ جو نہایت ستھرا اور ہموار ہے۔ حکومت سے طول لیز پر مل چکا ہے اور کاغذات تیار ہو چکے ہیں۔ نقشہ عمارت تیار ہو رہا ہے۔ یہ عمارت مبلغ کی رہائش، دفاتر، مہمان خانہ اور پبلک لائبریری پر مشتمل ہو گی مالی مشکلات درپیش ہیں۔ تاہم خدا تعالیٰ کے احسانات ہیں کہ اس نے ہر موقعہ پر غیر سے امداد فرمائی ہے مشن ہاؤس کی تعمیر کے بعد

(باقی صفحہ ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۶۵ء

لبیک افریقہ لبیک

ہفت روزہ المنبر لائل پور نے پنجاب یونیورسٹی لاہور میں منعقدہ ایک مجلس مذاکرہ کی رپورٹ دیتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ

"اسلامی مشاورتی کونسل کے چیئرمین اور شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی کے صدر علامہ علاؤ الدین صدیقی نے جو انڈونیشیا میں بنڈونگ کے مقام پر منعقد ہونے والی افریشیائی اسلامی کانفرنس میں پاکستان کے وفد کے ایک رکن بھی تھے ...... بتایا کہ اس کانفرنس کے دوران ایک دفعہ گھانا اور کینیا کے مندوبین نے بھری مجلس میں ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہا کہ ہمارے گھروں میں آؤ اور ہمیں اسلام کی روشنی دکھاؤ۔ انہوں نے فریاد کی کہ ان کے ملکوں میں عیسائی مشنریوں نے جال پھیلا رکھے ہیں۔ اور ان کی قوم کے مستقبل کو تباہ کرنے کے لئے جگہ جگہ عیسائیت کا زہر گھولا جا رہا ہے

اسلامی ملکوں کے رہنے والو! خدا کے لئے افریقہ آؤ اور ہمیں اسلام سکھلاؤ!"

(المنبر ۱۶ اپریل)

کتنے مؤثر ہیں یہ الفاظ کتنی پُر درد ہے یہ اپیل۔ اور کس قدر المناک ہے یہ حقیقت کہ افریقہ کا وسیع و عریض براعظم جس کے اکثر ممالک حال ہی میں آزادی کی مسرتوں سے ہمکنار ہوئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی وہ عیسائی مشنریوں کے جال میں اس بری طرح پھنسے ہوئے ہیں کہ افریقہ کے دو ممالک گھانا اور کینیا کے نمائندوں نے ایک بسمل کی سی تڑپ کے ساتھ اور پُرسوز لَے میں یہ چیخیں بلند کی ہیں کہ

اسلامی ملکوں کے رہنے والو!
خدا کے لئے افریقہ آؤ!
اور ہمیں اسلام سکھلاؤ!

کاش! یہ دردناک آواز ان کانوں کے پردوں سے ٹکرائے جن کے نالہ درد مند دلوں سے ملے ہوئے ہیں لیکن وہ کان ہیں کہاں؟ اور اگر دنیا میں کہیں ہیں بھی تو وہ عیسائیت کا یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے کونسے ہتھیار لے کر میدان میں کود پڑیں گے؟ کیا یہ ہتھیار کہ

• حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی خاکی جسم کے ساتھ چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں!

• حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں آسمان سے اُتریں گے اور سرورِ دوجہاں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بگڑی ہوئی اُمت کی اصلاح کریں گے!

کیا ان ہتھیاروں سے عیسائیت کے دیو کو شکست دی جا سکتی ہے۔ اگر یہی وہ ہتھیار ہیں جن کے بل بوتے پر عیسائیت کی بے اندازہ طاقت کو توڑنا مقصود ہے تو ہم بڑے ادب کے ساتھ اہل اسلام کو یہ مشورہ دیں گے کہ

یہ بازو تو عیسائیت کے آزمائے ہوئے ہیں

اگر انہی بازوؤں سے آپ صلیب کو توڑنا چاہتے ہیں تو یہ صلیب ٹوٹ چکی! اگر انہی ہتھیاروں کے ساتھ عیسائیت کے قلعہ کو سر کرنے جائیں گے تو الٹا آپ پر وار کیا جائے گا۔ وہ کیا چیز ہے جس سے استفادہ کر کے عیسائیت نے اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کیا ہے اور کرتی چلی جا رہی ہے۔ وہ آپ کے یہی غلط عقائد تو ہیں۔ آپ کو یہ شکوہ ہے کہ عیسائی منّاد حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو افضل قرار دیتے ہیں۔ لیکن آپ کو ایسا شکوہ کرنے کا کیا حق ہے جب کہ آپ خود اپنے غلط عقائد کے ذریعہ سے عیسائیوں کو یہ دعوے کرنے کا موقعہ بہم پہنچاتے ہیں۔

انہی غلط عقائد کی اصلاح کے لئے اور اسلام کو دوبارہ دنیا میں سربلند کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت مقدر تھی جو عین اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوئی اور آپ نے کسرِ صلیب کا وہ شاندار کارنامہ سرانجام دیا کہ آج عیسائیت ہر ملک میں اپنے لئے پناہ گاہیں تلاش کر رہی ہے۔ اور احمدیت کے فرزند محمدی جھنڈا ہاتھوں میں تھامے اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اگر آپ کو یقین نہ آئے تو انہی مذکورہ بالا دونوں ممالک میں بلکہ افریقہ کے تمام ممالک میں جا کر دیکھئے کہ عیسائیت کس طرح ہر جگہ احمدیت کے مقابلہ میں شکست کھا رہی ہے۔ اور وہ دن قریب ہیں کہ اس ملک سے عیسائی پادریوں کی صف لپیٹ دی جائے گی۔

جب ہم دنیا کے کسی کونے سے اس قسم کی دردناک آواز اُٹھتی سنتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہمارے دلوں میں مسرت اور بعثت پیدا ہوتی ہے۔ یہ سوچ کر کہ الحمد للہ کہیں نے اسلام کی سربلندی کے لئے آواز تو اُٹھائی لیکن جب ہم مسلمانوں کے اس قسم کے غلط عقائد کا تصور کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے اندر تبلیغی جذبے کا فقدان پاتے ہیں تو پھر دل مسوس کر رہ جاتے ہیں۔ کہ یہ خوابِ غفلت میں سوئی ہوئی امت کب بیدار ہوگی۔ اور کب اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے تبلیغ کے میدان میں قدم رکھے گی۔

آج احمدیت کے شاندار کارناموں سے متاثر ہو کر اور میدان تبلیغ میں اس کی کامیابیوں کو دیکھ کر مسلمانوں کے کئی فرقے تبلیغی پروگراموں کا اعلان کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ ارمان کا ہر قول عمل کے لئے ترس ترس جاتا ہے۔ اسی لئے تو اکبر الٰہ آبادی نے لکھا تھا کہ ؎

شیخ تثلیث کی تردید تو کر سکتے نہیں
گھر میں بیٹھے ہوئے ڈائٹیں پھٹکارتے ہیں

اُنہوں نے ڈائٹیں کو مزاحیہ انداز میں اردو کے لفظ تین کے معنوں میں استعمال کیا ہے یعنی تثلیث کی تردید کرنے کی بجائے خود بھی تین تین کا ورد کرتے رہتے ہیں۔

یہ مرتبۂ بلند جس جماعت کے مقدر میں تھا اسے محض خدا کے فضل سے مل چکا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دلائل اور براہین کے زور سے دوبارہ دنیا میں اونچا کرنے کا سہرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے سر بندھے گا۔ کیونکہ وہ ہتھیار وہ علم کلام اور خدمتِ اسلام کا وہ جذبہ جو تبلیغ اسلام کے میدان میں کسی کو کامیابی عطا کر سکتا ہے وہ صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر کے ساتھ اپنا سر عجز و نیاز سے جھکاتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس خدمت کے لئے مامور فرمایا۔

اس کے ساتھ ہی ہمیں خوشی ہوگی۔ اگر ہمارے دوسرے مسلمان بھائی بھی اپنے اس زعم کو بھلا کر تبلیغ کے میدان میں اتریں لیکن انہیں انہی ہتھیاروں سے لیس ہونا پڑے گا جو احمدیت نے استعمال کئے ہیں۔ لیکن ہمارا اب تک کا تجربہ تو یہی ہے کہ اہل اسلام نے ہر جگہ اور ہر موقعہ پر اس خادمِ اسلام جماعت کے راستہ میں روڑے اٹکائے ہیں۔ اور

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

عہدیداران مال جماعتہائے احمدیہ بھارت کیلئے

نہایت ضروری اعلان

چونکہ بجٹ سال رواں ۶۵-۱۹۶۴ء مورخہ ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت کو بطور یاددہانی توجہ دلائی جاتی ہے کہ چندہ جات کی جو رقوم اب تک وصول ہو چکی ہوں وہ فوری طور پر مرکز میں بھجوا کر ممنون فرماویں تاکہ ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے داخل خزانہ ہو کر موجودہ مالی سال میں محسوب ہو سکیں نیز جو رقوم بعد میں وصول ہوں وہ بھی ساتھ کے ساتھ بھجوا دی جائیں مزید وصولی کی توقع پر اکٹھی رقم بھجوانے کا انتظار نہ کیا جائے۔

پیشتر ازیں جماعتوں کے بقایا دار احباب کو بھی توجہ دلائی جا چکی ہے کہ وہ ادائیگی بقایا کے لئے توجہ فرما دیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ عہدیداران مال خاص کوشش اور جدوجہد کر کے زیادہ سے زیادہ بقایا کی وصولی کے لئے کوشش کریں اور انفرادی طور پر ہر ایک بقایا دار کے پاس پہنچ کر وصولی کا انتظام کیا جائے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کے ہر فرد کو اپنے فرض کی ادائیگی کیلئے توفیق عطا فرمائے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی سعادت سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار ناظر بیت المال قادیان

خطبہ جمعہ

منافقت تمام برائیوں کی جڑ ہے

قرآن کریم کی بیان فرمودہ علامات کے ذریعہ منافق کو نہایت آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے

ہماری جماعت کو اس مرض سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ جون ۴۹ء
بمقام ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

دنیا میں

سب سے بڑی مرض منافقت ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (النساء ع ۲۱) منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔ منافق ہمیشہ دوست بن کر دشمنی کرتا ہے اور ظاہری جامہ وہ ایسا پہنا کرتا ہے کہ گویا تمہیں اپنی خیر خواہی کا یقین دلاتا ہے۔ منافقت جتنی جتنی پھیلتی ہے اتنی ہی جماعت کمزور ہوتی جاتی ہے۔ کسی بُری چیز کو اچھی شکل دے دینا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا۔ بعض سادہ لوح ہوتے ہیں لوگ انہیں تمسخر کرتے ہیں ان کی پیٹھ پر تھپڑ مار دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اوہو تمہاری پیٹھ پر تو مٹی لگی ہوئی ہے۔ وہ ظاہر یہ کرتے ہیں کہ گویا اس کی خدمت کر رہے ہیں۔ لیکن دراصل وہ اس کا تمسخر اُڑا رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح وہ کئی قسم کی باتیں بنا بنا کر اپنی نیک نیتی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن واقعات پردہ ہٹا کر یہ ظاہر کر دیتے ہیں کہ آیا ان کا فعل نیک نیتی پر مبنی تھا یا بدنیتی پر

احادیث میں آتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی ایک سفر میں پیچھے رہ گئیں۔ یہ حضرت عائشہؓ تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ آپ ہمیشہ ہر سفر میں ایک آدمی پیچھے چھوڑ جایا کرتے تھے تا کہ وہ اِدھر اُدھر دیکھ لے کہ قافلہ کی کوئی چیز پیچھے تو نہیں رہ گئی۔ اسی طرح اس سفر میں آپؐ ایک صحابیؓ کو اسی غرض کے لئے اپنے پیچھے چھوڑ گئے تا وہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا آئے اور اگر قافلہ کی کوئی چیز گر گئی ہو تو وہ اُسے اُٹھا لے۔ وہ صحابیؓ گرے پڑے سامان کی تلاش میں اِدھر اُدھر پھر رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ میدان میں ایک عورت لیٹی ہوئی ہے پاس آئے تو معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ ہیں جو غلطی سے پیچھے رہ گئی ہیں

بات یہ ہوئی

کہ جب رات کو قافلہ چلا تو حضرت عائشہؓ اس وقت قضائے حاجت کے لئے باہر گئی ہوئی تھیں۔ اور چونکہ آپؓ ان دنوں دُبلی پتلی تھیں اور آپؓ کا بوجھ کم تھا قافلہ کے منتظم نے ان کا ہودج اُٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا اور خیال کیا کہ آپؓ اندر ہی ہوں گی۔ جب آپؓ واپس آئیں اور دیکھا کہ قافلہ روانہ ہو چکا ہے تو آپؓ کو سخت پریشانی ہوئی اور وہیں بیٹھے بیٹھے سو گئیں۔ صبح جب اس صحابیؓ نے آپؓ کو دیکھا تو اس نے زور سے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ اس آواز سے حضرت عائشہؓ بیدار ہو گئیں۔ انہوں نے قریب آ کر پیچھے سے اپنا اونٹ بٹھا دیا۔ حضرت عائشہؓ سوار ہو گئیں اور وہ خود بھاگ کر مدینہ چل پڑے۔ جب مدینہ میں پہنچے تو بعض لوگوں نے جو منافق تھے یہ باتیں کرنا شروع کر دیں کہ حضرت عائشہؓ کا پیچھے رہنا بلا وجہ نہیں تھا بلکہ اس میں ضرور کوئی بات ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی اس واقعہ کا ذکر آتا ہے۔ ان لوگوں کی

منافقت کی بڑی علامت

یہی تھی کہ وہ اصل آدمی کے پاس جا کر بات نہیں کرتے تھے کسی شخص کا اصل آدمی کے پاس جا کر اسے اس کی بُرائی کی طرف توجہ نہ دلانا بلکہ اِدھر اُدھر لوگوں میں اُس کی طرف منسوب کر کے بُرائی پھیلانا اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ منافقت کرتا ہے اور اس کی ظاہری خیر خواہی محض

بناوٹ ہے

اس کی اصل غرض یہ ہے کہ بدظنی اور بُرائی پھیلے، ورنہ وجہ کیا ہے کہ وہ اصل آدمی کے پاس جا کر اپنی بات بیان نہیں کرتا۔ یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا اس طرح اس شخص کی اصلاح ہو جائے گی۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ منافق ہمیشہ شرافت سے تجاوز کرتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں

کہ کتا اپنے مالک کو دیکھ کر کودتا ہے۔ نوکر اپنے مالک کی وجہ سے ناز کرتا ہے تو اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے میں اگر اسے گالیاں دوں گا تو یہ خاموش رہے گا۔ اسی طرح ایک منافق دوسرے شخص کی شرافت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ شریف آدمی ہے اس لئے یہ میری بدکلامی کا جواب نہیں دے گا۔ پس بے حیائی کروں تو کوئی ہرج نہیں

غرض کسی شخص کی منافقت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ اصل شخص کے سامنے اس کی بُرائیاں بیان نہیں کرتا بلکہ دوسرے لوگوں میں

بدظنی پھیلاتا ہے

اس علامت کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص کسی منافق کو پہچان نہیں سکتا تو اس سے احمق دنیا میں اور کوئی نہیں۔ منافق کی پہچان سے زیادہ آسان پہچان اور کسی چیز کی نہیں اگر کوئی شخص زید کی بُرائیاں بکر کے سامنے بیان کرتا ہے تو یہ یقینی طور پر اس کی منافقت کی علامت ہے۔ ہم فرض کر لیتے ہیں کہ اس کی غرض اصلاح ہے لیکن کیا زید کی بُرائیاں بکر کے سامنے بیان کرنے سے اس کی اصلاح ہو جائے گی؟ زید کی اصلاح تو اسی وقت ہو گی جب وہ زید کے پاس جا کر اسے اس کے نقائص کی طرف توجہ دلائے گا اور کہے گا کہ تم میں فلاں فلاں نقص ہے۔ یا مثلاً فضل دین نماز نہیں پڑھتا وہ بدر دین کے پاس جا کر کہتا ہے فضل دین نماز نہیں پڑھتا یا مثلاً بدر دین روزے نہیں رکھتا وہ فضل دین کے پاس جا کر کہتا ہے بدر دین روزے نہیں رکھتا۔ اب کیا بدر دین کے پاس باتیں کرنے سے فضل دین نماز پڑھنے لگ جائے گا یا فضل دین کے پاس باتیں کرنے سے بدر دین روزے رکھنے لگ جائے گا۔ فضل دین کی اصلاح اسی وقت ہو گی جب وہ اس کے پاس جا کر کہے گا کہ تم نماز نہیں پڑھتے۔ یہ بُری بات ہے۔

اپنی اصلاح کرو

اور بدر دین کی اصلاح اسی وقت ہو گی جب وہ اس کے پاس جا کر کہے گا کہ تم روزے نہیں رکھتے یہ بُری بات ہے تم اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ مگر جو شخص ایک آدمی کی بُرائیاں دوسرے کے سامنے بیان کرتا ہے وہ اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ وہ منافق ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے کہ ایک عورت ایک شخص کو جو اس کے پاس سے گذر رہا تھا گالیاں دے رہی تھی۔ اس شخص سے پوچھا گیا کہ تم نے اسے کیا کہا ہے۔ اس نے کہا میں نے تو اسے سلام کیا تھا اور یہ گالیاں دینے لگ گئی ہے۔ اور تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ لوگوں نے اس عورت سے بھی دریافت کیا کہ تم اسے گالیاں کیوں دیتی ہو اس نے تو تمہیں صرف سلام کیا ہے۔ وہ کہنے لگی یہ شخص مجھے کہتا ہے "بھابی کانی سلام" گویا وہ شخص سلام کی خاطر سلام نہیں کرتا۔ بلکہ بھابی کانی کہنے کی خاطر سلام کرتا تھا۔

جس شخص کی اصلاح مدِّنظر ہو

اس کی بُرائیاں اسی کے سامنے یا اس کے گارڈین کے سامنے بیان کرنی چاہئیں تبھی اس کی اصلاح ہو سکتی ہے ہو سکتا ہے کہ وہ بات سچی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جھوٹ ہو۔ لیکن کہنے کا فائدہ اسی صورت ہو سکتا ہے۔ کہ بات اسی شخص کے سامنے بیان کی جائے جس کے ساتھ اس کا تعلق ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص اصل آدمی کے علاوہ کسی اور کے سامنے باتیں کرتا ہے۔ تو یہ علامت ہے اس کی منافقت کی۔ کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ میں اتنی تھوڑی عقل کا ہوں کہ منافق کو بھی پہچان نہیں سکتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ منافق کو پہچاننا نہایت آسان ہے۔ مومن اُس کی پیشانی پر منافق لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ یہ نہیں کہ واقعہ میں یہ لفظ اس کی پیشانی پر سیاہی سے لکھا ہوا ہوتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ۔ منافق کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں جن سے پہچانا جاتا ہے ان علامتوں میں سے

ایک علامت

یہ بھی ہے کہ وہ دوسرے کے پاس جا کر تمہاری بات کرتا ہے۔ وہ تمہارے سامنے اگر وہ بات بیان نہیں کرتا۔ اگر تم چندہ نہیں دیتے۔ اور واقعہ میں وہ تمہاری اصلاح کرنا چاہتا ہے تو وہ تم سے کہے کہ تم چندہ کیوں

نہیں دیتے۔ اگر تمہارا کوئی دوست نماز نہیں
پڑھتا اور اگر تمہیں سچ مچ اس کی اصلاح مدنظر
ہے۔ تو چونکہ نماز نہیں پڑھتا اسے جا کر کہنا چاہئیے
کہ تم نماز پڑھا کرو۔ مثلاً فضل دین چندہ نہیں دیتا
اور نور دین نماز نہیں پڑھتا اب فضل دین کے
پاس جا کر یہ کہنے سے کہ نور الدین نماز نہیں پڑھتا
نور دین کس طرح نماز پڑھنے لگ جائے گا۔ یا
نور الدین کے پاس جا کر یہ کہنے سے کہ فضل دین
چندہ نہیں دیتا کیا وہ چندہ دینے لگ جائے
گا۔

ایسا شخص منافق ہے

جو شخص اپنے چندے اور نماز کا دعویٰ کرتا
ہے۔ وہ اپنے آپ کو ایک مصلح کے طور پر
ظاہر کرتا ہے۔ اگر وہ مومن ہے اور اس کی
غرض اصلاح ہے۔ تو وہ کیوں فضل الدین کے
پاس جا کر نہیں کہتا کہ تم چندہ نہیں دیتے۔ نور الدین
کے پاس جا کر کیوں نہیں کہتا کہ تم نماز نہیں پڑھتے
وہ فضل دین کے پاس جا کر نور الدین کے نقص
کیوں بیان کرتا ہے
اسی طرح یہ بھی منافقت اس کی باقی باتوں
میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ مثلاً

قرآن کریم کہتا ہے

کسی کو مارنا نہیں چاہئیے وہ کسی کو مار بیٹھے اور کوئی
دوسرا شخص اس کو جا کر کہے میاں تم نے اس
کو کیوں مارا ہے۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کسی کو
مارنا نہیں چاہئیے تو وہ جواب دیتا ہے بھلا
اس طرح گذارا ہوتا ہے گویا دوسرے لفظوں
میں وہ یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعوذ باللہ غلط تعلیم
دی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے سوا سب لوگ
احمق ہیں۔ عقلمند صرف میں ہوں۔ میں جو بات
کہتا ہوں وہ درست ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے تم

عدل سے کام لو

لیکن وہ کہتا ہے کہ عدل اور انصاف سے بھی
کام چلتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتا
ہے کہ صرف وہی عقلمند ہے۔ محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدا تعالیٰ نے غلط تعلیم
دی ہے اگر یہی بات ہے [illegible]
تھا کہ وہ قرآن کریم کو مانے اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ لاکھوں
عیسائی ایسے ہیں جو آپ پر ایمان نہیں لاتے
لاکھوں یہودی ایسے ہیں جو آپ پر ایمان
نہیں لاتے۔ لاکھوں ہندو اور سکھ ایسے ہیں
جو آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ اسے کس گدھے
نے کہا تھا کہ قرآن کریم کو مان اور پھر اس کی
تردید کر۔ یا مثلاً قرآن کریم کہتا ہے تم سچ
بولو۔ مگر وہ کہتا ہے کہ جھوٹ کے بغیر تو
گذارہ ہی نہیں۔

اس کے معنے یہ ہیں

کہ یا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ غلط تعلیم دی ہے
اور یا یہ کہنے والا گدھا ہے۔ اس گدھے کو کس
نے کہا تھا کہ وہ قرآن کریم اور محمد رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ آخر سارے
ہندو سکھ عیسائی اور یہودی بھی تو قرآن کریم
اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں
مانتے اسے کس نے مجبور کیا ہے کہ وہ ادھر
قرآن کریم پر ایمان لائے اور ادھر کہے کہ یہ
کتاب جھوٹی ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر
آپ کی تعلیم کے خلاف عمل کرے۔
غرض

منافقت ایسی چیز نہیں

جس کا پتہ نہ لگ سکے کسی شخص کی منافقت
کی علامت یہی ہے کہ اگر اس کے پاس قرآن
کریم کا حکم آتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ اس
پر عمل کرنے سے ہمارا کام نہیں چلتا۔ اگر وہ
یہودی ہوتا تو اس کی یہ بات درست تھی۔
اگر وہ ہندو ہوتا تو اس کی یہ بات درست
تھی۔ اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کی یہ بات
درست تھی۔ اگر وہ سکھ ہوتا تو اس کی یہ
بات درست تھی۔ لیکن اپنے آپ کو مسلمان
کہہ کر کہ میں قرآن کریم کو مانتا ہوں وہ کہتا ہے
کہ جھوٹ کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں۔ اسی چیز
کا نام منافقت ہے۔ وہ پہلے یہ کہے کہ میں
قرآن کریم کو نہیں مانتا۔ پھر ایک ایک آیت
پڑھ کر اسے جھوٹا کہے تو کوئی حرج نہیں۔
مگر ایک طرف وہ کہے کہ میں مسلمان ہوں اور
قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہوں اور دوسری طرف
قرآن کہے سچ بولو اور وہ کہے میں جھوٹ
بولوں گا۔ قرآن کریم کہے تم

کسی پر بہتان نہ لگاؤ

لیکن وہ کہے میں تو بہتان لگاؤں گا۔ قرآن کریم
کہے تم کسی پر ظلم نہ کرو اور وہ کہے بھلا اس
کے بغیر بھی کام چلتا ہے اور اس طرح وہ قرآن
کریم کے ایک ایک حکم کو رد کر دے۔ اور پھر
کہے میں لا الٰہ الا اللہ پر ایمان رکھتا ہوں
تو وہ جھوٹا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کا ہر حرف
اس پر لعنت کرتا ہے اس کا ہمزہ اس پر
لعنت کرتا ہے۔ اس کا لام اس پر لعنت کرتا ہے
اس کا دوسرا لام اس پر لعنت کرتا ہے۔ ایک
طرف وہ یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن
کریم کو مانتا ہوں۔ دوسری طرف وہ کہتا ہے
کہ نعوذ باللہ اس کی ہر آیت جھوٹی ہے
قرآن کریم کہتا ہے سچ بولو۔ مگر وہ کہتا ہے
میں سچ نہیں بولوں گا۔ پھر وہ کہتا ہے میں مسلمان
ہوں۔

یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے

اگر یہ علامات تم میں پائی جاتی ہوں تو سمجھ لو تم
منافق ہو۔ اگر تمہارا ایمان یہ ہو کہ قرآن کریم کے متعلق
تمہارا یہ خیال ہے کہ بھلا اس کی تعلیم پر عمل کر کے گزارہ ہو
سکتا ہے تو وہ بھی منافق ہے۔ اگر واقعی اس
کے سوا تو کام نہیں چلتا تو خدا تعالیٰ اور
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ
جھوٹے ہیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ اور محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں۔ تو کام قرآن
کریم سے ہی چلے گا۔ اور جو شخص کہتا ہے کہ قرآن
کریم پر چلنے سے کام نہیں چلتا وہ جھوٹا ہے
قرآن کریم نے جو کچھ کہا ہے وہ بہرحال سچا
ہے۔ اگر تم اپنے آپ کو ٹٹولو تو سو آدمیوں
میں سے پانچ چھ ایسے ہوں گے جو جہالت
کی وجہ سے یہ نہیں سمجھتے کہ وہ منافقانہ رویہ اختیار
کر رہے ہیں۔ اگر وہ اس بات کو جان لیں۔ تو
ضرور اپنی اصلاح کریں۔ جیسے بعض بیمار ایسے
ہوتے ہیں جو بیماری کا علم نہ ہونے کی وجہ
سے بیماری کا علاج نہیں کراتے۔

اصل حقیقت یہ ہے

کہ جب تک منافقت کو دور نہ کیا جائے جرم
اور علاج جرم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے
ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے
کہ بعض لوگ تیرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے
سچے رسول ہیں۔ یہ کتنی سچی بات ہے آپ
اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اس میں
شبہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب
کر کے فرماتا ہے۔ منافق تیرے پاس آتے
ہیں اور کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ
اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ لیکن میں
گواہی دیتا ہوں کہ وہ لوگ

اپنے اس قول میں جھوٹے

ہیں۔ وہ دراصل بات تو وہ سچی کہتے تھے۔ لیکن
جب وہ منہ سے یہ بات کہتے تھے تو ان کے
دل اس بات کو نہیں مانتے تھے۔ وہ منہ سے
یہ بات کہتے تھے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے
سچے رسول ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کہتا ہے وہ
جھوٹے ہیں۔ اگر یہ سچے ہوتے تو یہ کہتے کہ ہم
آپ پر ایمان لاتے ہیں۔ غرض منافق کو پہچان
لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہر وہ آدمی جو تمہارے
ملنے والے کی تمہارے پاس برائی بیان کرتا
ہے۔ تو

تمہیں سمجھ لینا چاہئیے

کہ وہ منافق ہے۔ اگر وہ سچا ہوتا۔ اگر وہ نیک
ہوتا۔ تو وہ اصل آدمی کے پاس جاتا اور اسے
اصلاح کی طرف توجہ دلاتا۔ اس علامت
کے ہوتے ہوئے جو شخص ایک منافق کو
پہچان نہیں سکتا وہ سب سے بڑا احمق ہے
تمہیں یہ سمجھ لینا چاہئیے کہ اگر وہ درحقیقت
خیر خواہ تمہارا ہے اور سامنے بیان کرتا ہے تو وہ
تمہاری برائیاں دوسروں کے سامنے بیان
کرتا ہوگا۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ جو دوسروں
کی برائیاں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے وہ
آئندہ تمہاری برائیاں دوسروں کے سامنے
بیان نہ کرے۔ درحقیقت تم اسے دوست
سمجھ رہے ہوتے ہو اور وہ تمہیں احمق سمجھ
رہا ہوتا ہے۔ وہ تمہیں بے وقوف بنا رہا ہوتا
ہے۔ اور تم واقعہ میں بیوقوف ہوتے ہو۔
کیونکہ تم اس کی بات سن لیتے ہو۔ جب وہ
تمہارے پاس آتا ہے اور دوسرے کی برائیاں
بیان کرتا ہے تو تم اسے کہدو میں تمہاری
باتیں سننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ تم منافق
ہو۔

اگر تمہاری نیک نیت ہے

تو تم اصل آدمی کے پاس جا کر اسے اصلاح
کی طرف توجہ دلاؤ۔ مومن کا یہ طریق ہونا چاہیئے۔
کہ جب اس کے پاس ایسا آدمی آئے وہ اسے
کہدے اگر تم میرے سامنے میری برائیاں
بیان کرنا چاہتے ہو تو میں سننے کے لئے
تیار ہوں اور دوسرے کی اگر نیکیاں بیان
کرنا چاہتے ہو تو جب بھی میں سننے کے لئے
تیار ہوں لیکن دوسرے کے عیوب سننے
کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس کے عیوب سنانے
ہیں تو اسی کے پاس جاؤ اور اسے اصلاح
کی طرف توجہ دلاؤ۔ میں اس کی اصلاح کا
ذمہ دار نہیں ہوں۔ بہرحال منافق کی پہچان
کوئی بڑی بات نہیں۔ ہر جاہل سے جاہل آدمی
بھی اسے پہچان لیتا ہے۔
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

منافق کی بعض اور علامات

بھی بیان کی ہیں۔ مثلاً آپ بیان فرماتے ہیں
کہ منافق جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا
ہے واذا خاصم فجر۔ اور جب وہ کسی
سے جھگڑا کرتا ہے گالی گلوچ پر اتر آتا
ہے۔ اسی طرح وہ دوسرے پر اتہام لگاتا
ہے۔ دوسرے کی عیب چینی کرتا ہے۔ قرآن
کریم کہتا ہے وہ یہ کام کسی نیک نیتی کی
بنا پر نہیں کرتا بلکہ اس کا مقصد بے چینی
اور بدظنی پھیلانا ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا
ان تشیع الفاحشۃ تا بے چینی اور
بدظنی پھیلے۔ اگر وہ نیک نیت ہے تو کیوں
اصل آدمی کے پاس جا کر اس کی برائی
بیان نہیں کرتا۔ غرض منافقت

سب سے بڑی مرض ہے

دنیا کی تمام خرابیاں اسی سے پیدا ہوتی
ہیں اور سنجیدگی اور بہادری اسی سے مفقود
پیدا ہوتا ہے تم ان باتوں پر غور کرنے
کی عادت ڈالو اور دیکھو کہ آیا تم میں منافقت

درخواست دعا۔ مکرم عبد الستار صاحب مدرس مدرسہ تعلیم القرآن گوندل راجوری نے مبلغ دس روپے اپنے مرحوم والدین کی طرف سے تحریک جدید میں ارسال فرمائے ہیں۔ اور ہر سال ایسا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور انہیں اپنا ارادہ پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

تو نہیں پائی جاتی اگر تم اپنے آپ میں منافقت کی علامات پاتے ہو تو اس کی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ دوسرے منافق ہمسایہ کو منہ لگانے کی عادت چھوڑ دو۔ اور

اس سے بچنے کی کوشش کرو

اگر تم مومن ہو تو جب بھی تمہارے پاس کوئی شخص دوسرے کی بُرائیاں بیان کرے تو اسے بتا دو کہ تم منافق ہو۔ ورنہ

کیا وجہ ہے

کہ تم اصل آدمی کے پاس جاکر یہ بُرائیاں بیان نہیں کرتے اگر تم ایسا کروگے تو وہ آئندہ جرأت نہیں کریگا اور تمہارے ساتھی کے پاس جاکر بھی وہ ایسی باتیں نہیں کرے گا اور اگر وہ تمہارے جیسا جری نہیں تب بھی وہ خیال کرے گا کہ کہیں یہ بھی ایسی جرأت نہ کرے۔ اگر تم ایسا کروگے تو تھوڑے دنوں میں اس کی منافقت دور ہوجائے گی۔ غرض اسلام نے کچھ اصول مقرر کئے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان اصولوں کو نہیں مانتا تو خدا تعالےٰ نے اس کے لئے کوئی قید نہیں لگائی۔ وہ بے شک انہیں نہ مانے مگر جب تک وہ قرآن کریم کو سچا مانتا ہے۔ یہ انتہائی بے حیائی ہے کہ وہ ایک طرف یہ کہے کہ میں قرآن کریم کو سچا مانتا ہوں اور دوسری طرف وہ عملی طور پر اس کا انکار کردے۔

اس کے معنی یہ ہیں

کہ وہ اپنے آپ کو عقلمند سمجھتا ہے اور خدا تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ بے وقوف سمجھتا ہے۔ کہتے ہیں کوئی پٹھان تھا اس نے فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ پڑھا تھا کہ نماز میں اگر کوئی شخص نماز کی حرکات کے علاوہ کوئی اور حرکت کرے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو جو اس وقت بچے تھے گود میں اٹھا لیتے تھے اور نماز نہیں توڑتے تھے۔ آپ جانتے تھے کہ نماز کا بچانا اصل غرض ہے۔ اگر بچہ پاس کھڑا چیخیں مارتا رہے گا تو نماز خراب ہوگی۔ اسی طرح آپ نماز میں ضرورت پر دروازہ بھی کھول دیتے تھے۔ کیونکہ اگر دروازہ نہ کھولا جاتا تو کھٹکھٹانے والا دروازہ کھٹکھٹاتا چلا جاتا گا اور اس طرح نماز خراب ہوگی پٹھان فقہ کو احادیث پر مقدم سمجھتے ہیں اور

یہ فقہ کا مسئلہ ہے

کہ نماز میں اگر کوئی شخص نماز کے علاوہ کوئی اور حرکت کرے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اس پٹھان نے جب یہ حدیث پڑھی تو کہنے لگا۔ خو محمدؐ صاحب کا نماز ٹوٹ گیا۔ سننے والے نے کہا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کس طرح ٹوٹی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نماز بتائی ہے۔ پس پٹھان نے جواب دیا کہ کنز میں یوں لکھا ہے۔

پس وہ شخص جو ایسا جواب دیتا ہے اس کے پاگل اور منافق ہونے میں کیا شک ہے کیا اس شخص سے بھی زیادہ کوئی شخص احمق ہوسکتا ہے جو یہ کہے کہ مجھ میں عقل زیادہ ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالےٰ میں نعوذ باللہ کم ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر بات قرآن کریم سے نہیں بلکہ اس سے سمجھنی چاہیئے۔

(الفضل ۱۲ر اپریل ۶۵ء)

بائبل میں یوحنا عارف کے مکاشفہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے خاص بیٹے سے متعلق پیشگوئیاں

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل۔ قادیانی

اللہ تعالےٰ کا یہ خاص فضل ہے کہ اس نے سب مذاہب کے آخر میں آنے والی اسلام جیسی کامل وجامع ہدایت کے بارہ میں مختلف انبیاء کے ذریعہ سے مختلف رنگوں میں کئی پیشگوئیاں قبل از وقت بیان کر رکھی ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہوکر اس کی صداقت کا ثبوت بن کر لوگوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے رہی ہیں۔ مثلاً بائیبل میں مختلف مقامات پر اوّل بانیٔ اسلام صلعم قرآن کریم اور امتِ محمدیہ کے بارہ میں بڑی کثرت سے پیشگوئیاں موجود ہیں۔

دوم مسیح موعود اور آپ کی جماعت اور سلسلہ کے بارہ میں خبریں دی گئی ہیں۔

سوم۔ آخر میں یوحنا عارف کے مکاشفہ میں انکے متعلق مزید پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے آپ کے خاص بیٹے مصلح موعود اور ان کے خاندان۔ ان کی متواتر ترقیات اور ہجرت اور خاص خوشی کے متعلق پیشگوئیوں کو انتہا بالاکیا گیا ہے۔

ہماری جماعت کی طرف سے صرف آنحضرت صلعم اور مسیح موعودؑ سے متعلق پیشگوئیوں کو پیش کیا جاتا رہا ہے۔ مگر مصلح موعود کے بارہ میں کوئی ذکر نہیں ہوتا رہا۔ لہذا میں ان پیشگوئیوں کو نمایاں کرنا چاہتا ہوں جو یوحنا عارف کے مکاشفہ میں ان کے متعلق بیان کی گئی ہیں۔ اور جن کا ذکر ہمارے لٹریچر میں ابھی تک نہیں دیکھا گیا۔ البتہ ان کے ذکر کے ساتھ ان پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کرنا بھی ضروری ہے جو آنحضرت۔ قرآن کریم اور امت محمدیہ اور مسیح موعودؑ اور آپ کے سلسلہ کے بارہ میں یوحنا عارف کے مکاشفہ میں موجود ہیں۔ اور جن کا تعلق مصلح موعودؑ کی پیشگوئیوں سے ہے تا ان کے ذکر سے اصل مصداق کا معلوم کرنا آسان ہو۔

یوحنا عارف کا مکاشفہ بڑا زبردست بے نظیر اور طویل مکاشفہ ہے اور پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے یہ مکاشفہ بائیس ابواب پر مشتمل ہے اور قریباً اٹھارہ بیس صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اور مسلسل کئی کشفوں اور خوابوں کا مجموعہ ہے۔ اس مکاشفہ میں بیان شدہ پیشگوئیوں کے ساتھ اس زمانہ کے کوائف اور علامات اور اس میں ہونے والے عظیم انقلابات اور غیر معمولی حوادث اور عالمگیر تباہیوں۔ دجال و یاجوج ماجوج قوموں کے خروج و جنگوں و مختلف فتن کے ظہور اور آخر میں حق کے غلبہ اور خدائی تائیدات اور نمایاں نصرت الٰہی کے نازل ہونے کا ذکر موجود ہے۔

ان پیشگوئیوں کا ذکر کرنے سے قبل میں اس پیشگوئی کو بھی بیان کرنا چاہتا ہوں جو یہود کی کتاب طالمود اور بائیبل کے دوسرے مقام میں مذکور ہے اور ہمارے سلسلہ میں مشہور چلی آرہی ہے۔ طالمود میں لکھا ہے۔

" It is also said That He (the Messiah) shall die and his Kingdom decend to his Son and grand son"

ترجمہ۔ مسیح موعود کے بعد اس کا سلسلہ اس کے بیٹے اور پھر پوتے کے سپرد کیا جائے گا۔

اس پیشگوئی کے متعلق کہا گیا ہے کہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں بھی درج ہے چنانچہ طالمود میں مذکورہ حوالہ کے ساتھ ہی یسعیاہ نبی کے صحیفہ کے حوالہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

" In proof of this opinion Isaiah XLII 4 is quoted "He shall not fail nor be discouraged Till he have set Judgement in the earth and the isles shall wait for his law"

(طالمود بائی جوزف بارکلے ب ث صفحہ ۳۷ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء)

ترجمہ۔ اس رائے کے ثبوت میں بائیبل کی کتاب یسعیاہ نبی ۴۲ نمبر ۴ کو پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ وہ نہ ماندہ ہوگا اور نہ ہارے گا۔ جبتک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے جزیرے اس کی شریعت کا انتظار کریں گے۔"

یسعیاہ نبی کی جس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس میں دراصل مسیح موعود کے ذکر کے ساتھ صرف ان کے ایک خاص بیٹے کا ذکر ہے جو جماعت احمدیہ میں مصلح موعود کہلاتا ہے پوتے کا کوئی ذکر نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ طالمود والی پیشگوئی درحقیقت اپنی جگہ الگ مستقل پیشگوئی ہے مگر چونکہ اس کے ایک حصہ کا ذکر یسعیاہ نبی کی کتاب میں بھی موجود ہے۔ اس لئے یسعیاہ کی کتاب کا حوالہ دیدیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب ۴۲ میں اول مسیح موعود اور ان کے بیٹے بشیر یعنی مصلح موعود کا ذکر ہے اور اس کے بعد ایک آنے والے صاحب شریعت نبی یعنی آنحضرت صلعم کے بارہ میں مفصل پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ چونکہ یہ تینوں ایک ہی سلسلہ کی تین کڑیاں ہیں اس لئے ان تینوں کا ذکر مخلوط طور پر اکٹھا کردیا گیا ہے مگر آنحضرت صلعم کے متعلق تفصیل سے ذکر مقصود تھا۔ اس لئے مسیح موعود اور مصلح موعود کا مختصر ذکر پہلے رکھ کر بعد میں آنحضرت صلعم کے متعلق کچھ تفصیل بیان کی گئی ہے مگر بعض لوگوں نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور ان تینوں پیشگوئیوں کا مصداق ایک ہی شخص کو قرار دے دیا ہے۔ چنانچہ عیسائیوں نے ان تینوں کو مسیح ناصری پر چسپاں کردیا ہے۔ بعض احباب نے ان تینوں کو صرف آنحضرت صلعم پر لگادیا ہے

میں ان تینوں کا ذکر الگ الگ بیان کر دیتا ہوں جس سے صاف ظاہر ہوگا کہ ان کا مصداق صرف ایک فرد نہیں بلکہ تین افراد ہیں۔ لکھا ہے۔

اوّل۔ میں نے شمال سے ایک کو برپا کیا وہ آپہنچا۔ وہ آفتاب کے مطلع سے ہوکر میرا نام لے گا۔ اور شاہزادوں کو گارے کی طرح لتاڑے گا جیسے کمہار مٹی کو گوندھتا ہے۔"

(یسعیاہ باب ۴۱ ۲۵)

اس حصہ میں مسیح موعود کا ذکر ہے جس نے مشرق سے ظہور کرنا تھا۔ اور تمام اہل

مذاہب کے سربراہوں کو لتاڑنا تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم کی پیشگوئی لیظہرہ علی الدین کلہ کے بارہ میں مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ غلبہ مسیح موعود کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔

دوم۔ اس کے بعد اس کے خاص بیٹے مصلح موعود بشیر نام کے ساتھ ذکر ہے لکھا ہے:۔
"میں ہی یروشلم کو ایک بشارت دینے والا بخشوں گا" (باب ۴۱ : ۲۷)
اس میں بشیر کا ترجمہ بشارت دینے والا کر دیا گیا ہے۔

سوم باب ۴۲ میں آنحضرت صلعم کے متعلق تفصیل دی گئی ہے۔ جس میں آپ کی شریعت صفات۔ کام۔ گاؤں۔ قوم اور "جنگی مرد" ہونے اور دشمنوں پر فتح و غلبہ پانے کا ذکر بالوضاحت کیا گیا ہے۔ اور سارا باب آپ کی صفات و علامات کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔

بہرحال ان میں سے ایک کا تعلق آفتاب کے مطلع سے دوسرے کا یروشلم سے تیسرے کا عرب کے قیدار کے آباد گاؤں سے بتایا گیا ہے۔ پھر ان میں سے پہلے کو "گاڑے کی طرح نتار ڈالنے والا" دوسرے کو "بشیر" اور تیسرے کو "جنگی مرد" بتایا گیا ہے۔

چونکہ ان تینوں کا تعلق ایک ہی سلسلہ اور ایک ہی شریعت اور ایک ہی قسم کے کام سے ہے۔ اور پھر تینوں کا تعلق دشمنوں پر غلبہ پانے کے ساتھ بھی ہے۔ اس لئے تینوں کا ذکر مخلوط طور پر رکھا گیا ہے۔

اور یہ کوئی قابل تعجب بات نہیں۔ ہم تو اس سے بڑھ کر یہاں تک دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات پیشگوئیوں میں تابع اپنے متبوع کے وجود میں داخل ہوتے ہیں۔ بظاہر ذکر صرف متبوع کا ہوتا ہے۔ مگر اس میں بعض خاص تابعین کا ذکر پوشیدہ ہوتا ہے بالخصوص ان کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا مقدر ہوتا ہے۔ چونکہ متبوع کی کئی حیثیتیں ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے بعض پہلو کا تعلق اس کے بعض تابعین کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے متبوع کا نام تابع کو دے دیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے صحیفہ میں حضرت مسیح ناصریؑ کا ذکر حضرت داؤدؑ کے اپنے وجود میں بیان کیا گیا ہے اور کسی عیسائی کو اس سے انکار نہیں۔ ہمارے اہل پیغام نے اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کو اسمہ احمد کا مصداق قرار دینے سے پس و پیش کیا ہے۔ حالانکہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۴۲ پر اس طریق بیان کی وضاحت بھی کر دی ہوئی ہے۔

بہرحال یہاں صاف صاف تین مصداقوں کا ذکر الگ الگ موجود ہے گو کام یا بعض صفات مشترک ہونے کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ان کا مصداق ضرور ایک ہی ہو۔

علاوہ ازیں یسعیاہ نبی کی کتاب میں آنے والے بشیر کا تعلق یروشلم سے بتایا گیا ہے اور اسی ذکر کی وجہ سے میں نے اس پیشگوئی کو اس مضمون کی تمہید میں لانا ضروری خیال کیا ہے کیونکہ جس عنوان کی میں پیشگوئی کا ذکر کرنے والا ہوں اس میں اس کی وضاحت کی گئی ہے اور صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ یروشلم سے کونسا یروشلم مراد ہے پرانا یا کوئی نیا یروشلم۔ اسی سے ہمیں اس بات کے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے کہ اس سے تعلق رکھنے والا مسیح بھی کوئی پرانا وجود ہے یا کوئی نیا وجود ہے۔

اب میں مکاشفہ میں مصلح موعود سے متعلق بیان شدہ پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہوں۔

(۱) مکاشفہ میں آنحضرت صلعم کو ایک تخت پر دکھایا گیا ہے۔ اور آپ کے ساتھ چار خلفاء اور بعد میں آنے والے ابتدائی ۲۴ بادشاہوں کا ذکر لکھا ہے۔

"جو تخت پر بیٹھا تھا میں نے اس کے دہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو اندر سے اور باہر سے لکھی ہوئی تھی۔ اور اسے سات مہریں لگا کر بند کیا گیا تھا؟ (مکاشفہ ۵ : ۱)

ظاہر ہے کہ اس کتاب سے مراد قرآن کریم ہے۔ اس کے اندر اور باہر سے لکھا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اس پر سات مہروں کی تعداد اس کی سات منزلوں کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے۔

"پھر میں نے ایک زور آور فرشتہ کو بلند آواز سے یہ منادی کرتے دیکھا کہ کون اس کتاب کو کھولنے اور اس کی مہریں توڑنے کے لائق ہے اور کوئی شخص آسمان پر یا زمین کے نیچے اس کتاب کو کھولنے یا نظر کرنے کے قابل نہ نکلا۔ اور میں اس بات پر زور زور سے رونے لگا کہ کوئی اس کتاب کو کھولنے یا اس پر نظر کرنے کے لائق نہ نکلا۔ تب ان بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ مت رو دیکھ یہوداہ کے قبیلہ کا وہ ببر جو داؤد کی اصل ہے اس کتاب اور اس کی سات مہروں کو کھولنے کے لئے غالب آیا۔ اور میں نے اس تخت اور چاروں جانداروں (مراد چاروں خلفاء کرام۔ ناقل) اور ان بزرگوں کے بیچ میں گویا ذبح کیا ہوا ایک برہ کھڑا دیکھا۔ اس کے سات سینگ اور سات آنکھیں (مراد محافظ و ناظر نگہبان۔ ناقل) تھیں یہ خدا کی ساتوں روحیں ہیں جو تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں اس نے آ کر تخت پر بیٹھے ہوئے کے دہنے ہاتھ سے اس کتاب کو لے لیا۔ ...... اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ تو ہی اس کتاب کو لینے اور اس کی مہریں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تو نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر قبیلہ اور اہل زبان اور امت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا ......؟ (مکاشفہ ۵)
(نمبر ۲ تا ۹)

اس کے بعد برہ کے اس کتاب کی مہریں کھولنے اور متعلقہ واقعات کا ذکر ہے۔

عیسائی حضرات مسیح ناصریؑ کو برہ قرار دے کر ان کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ ان کی بھول ہے۔ وہ ان کو اپنے خیال میں صلیب پر مرنے کی وجہ سے برہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ مسیح ان معنوں میں حقیقتاً برہ قرار نہیں پاتے۔ کیونکہ وہ صلیب پر نہیں مرے تھے۔ اور اگر بالفرض یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ وہ صلیب پر مر گئے تھے تو بھی یہ ضروری نہیں کہ اس سے مراد وہی ہوں کیونکہ ان کے دیگر کوائف ان کے موعود برہ ہونے کے صریح خلاف ہیں۔

برہ سے مراد

اس جگہ یہ بھی واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا کہ برہ صرف وہی نہیں ہوتا جو ذبح یا ہلاک کیا جائے بلکہ وہ بھی برہ ہوتا ہے۔ جو خدا کے راستہ میں ذبح کیا جائے اور دشمن کے ہاتھوں مارا جائے۔ اور وہ بھی جو کہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں صرف زخمی ہو جائے اور بچ کر زندہ رہے۔ اور وہ بھی برہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں زخمی نہ ہو۔ مگر وہ ذبح کئے جانے کے لئے پیش ہو جائے۔ اسی طرح وہ بھی برہ ہوتا ہے جو گو زخمی نہ ہو مگر اس کی زندگی قربان ہونے کے لئے وقف ہو۔ پس ہمارے نزدیک مسیح ناصری باوجود صلیب پر زخمی ہو کر بچ رہنے کے بھی برہ تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے لئے پیش کر دیا تھا۔ اور یہود نے انہیں زخمی بھی کر دیا تھا۔ مگر وہ اس پیشگوئی کے مصداق ہرگز نہ تھے۔

اسی طرح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھی برہ تھے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انہوں نے اپنی جان قربان کرنے کے لئے پیش کر دی تھی اور وہ ذبح نہ کئے گئے تھے مگر وہ خدا کی نگاہ میں ذبیح اللہ ہیں۔ بقول عیسائی حضرات ذبیح اللہ حضرت اسحاق تھے مگر وہ بھی ذبح نہ ہوئے تھے۔ بقول ان کے انہوں نے اپنے آپ کو ذبح ہونے کے لئے پیش کر دیا تھا۔

اسی طرح ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی برہ تھے۔ جنگ احد میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دشمنوں کے ہاتھوں زخمی ہوئے تھے۔ اور مسیح ناصری کی طرح بیہوش بھی ہو گئے تھے اور ان کی طرح مشہور ہو گیا تھا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ اسی طرح جملہ صحابہ کرام جو جنگوں میں شہید ہوئے یا جنہوں نے اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کر رکھی تھیں خدا تعالیٰ کے برے بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی زندگی خدا کے حضور پیش کر رکھی تھی۔ اس لئے وہ بھی برہ تھے۔ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی برہ ہیں۔ جو کہ دشمن کے ہاتھوں سے گزشتہ سالوں میں شدید طور پر مجروح ہو کر مسیح ناصری کی طرح بچ رہے۔

بہرحال مسیح ناصری ہی برہ نہ تھے کہ ان کو باوجود مخالف قرائن و حالات و دلائل و علامات کے اس پیشگوئی میں مذکورہ برہ کا مصداق قرار دے دیا جائے اور خواہ مخواہ خلاف قانون قدرت ان کی دوبارہ آمد کی انتظار میں وقت ضائع کیا جائے۔ اور آنے والے کی طرف سے آنکھیں بند کر کے اپنے آپ کو ہدایت سے محروم رکھا جائے۔ بلکہ ان کی جگہ کوئی دوسرا برہ اس کا مصداق ہو سکتا ہے اور وہ ہمارے موجودہ امام ہیں جن کے متعلق درجنوں دیگر پیشگوئیاں بھی موجود ہیں۔ اور جن کے مصداق ہونے پر زمانہ کے حالات گواہی دے رہے ہیں اور پھر برہ والی متعلقہ پیشگوئیاں بھی آپ پر چسپاں ہو رہی ہیں۔ اس مکاشفہ میں برہ کی بعض ایسی خصوصیات بیان کی گئی ہیں جن کا تعلق صرف آپ ہی سے ہے نہ کہ کسی دیگر فرد سے۔

عیسائی حضرات یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہاں یہوداہ کے قبیلہ اور داؤد کا ذکر ہے لہٰذا برہ سے مراد صرف مسیح ناصری ہی ہیں جن کا تعلق ان سے ہے مگر یاد رہے کہ یہ سب تمثیلات کا ذکر ہے کیونکہ برہ کا تعلق سب قوموں اور زبانوں کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے مگر مسیح ناصریؑ نے اپنی بعثت صرف بنی اسرائیل کی طرف قرار دی ہے اور دوسروں کو انہوں نے کتے قرار دیا ہے (مرقس ۷ : ۲۸) پس جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ ان کی مخالفت کرتا ہے۔

دوم۔ مسیح ناصری داؤد کی نسل بھی نہ تھا۔ اور نہ کوئی اس امر کا ثبوت اپنے پاس رکھتا ہے۔

سوم۔ مسیح ناصری نے خود بھی اس بات کا دعویٰ نہیں کیا۔

چہارم۔ برہ کو شیر ببر قرار دیا گیا ہے۔ مگر مسیح ناصری شیر ببر بھی نہ تھا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ صلیب کا نام سن کر میری جان پر بن گئی۔ "یہاں تک مرنے کی نوبت پہنچ گئی" (مرقس ۱۴ : ۳۴)

(باقی آئندہ)

علاقہ جنوبی ہند میں تبلیغی و تربیتی دورہ

شیموگہ میں جلسہ پیشوایان مذاہب

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج حیدر آباد دکن

جماعت ہائے احمدیہ ہبلی و دھارواڑ کے جلسوں سے فارغ ہو کر ہم اراکین وفد مورخہ یکم اپریل ۶۵ء بعد نماز فجر ہبلی سے شیموگہ کے لئے بذریعہ موٹر روانہ ہوئے اور بعد دوپہر شیموگہ پہنچے۔ یہاں ہماری رہائش کے لئے ایک الگ بنگلہ ہاؤس میں انتظام کیا گیا تھا۔ چونکہ آج کے دن کوئی پروگرام نہ تھا۔ اس لئے کسی جلسہ کا انتظام نہیں کیا گیا۔ دوسرے دن جمعہ کا روز تھا محترم مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل نے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کا مقصد اور اس کی عظیم ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ شیموگہ کی طرف سے یہاں کے مشہور کرناٹک سنگھا ہال میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے دن یعنی مورخہ ۳ر اپریل کو جلسہ پیشوایان مذاہب کا انتظام کیا گیا۔

اس مرتبہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۲ر اپریل بروز جمعہ ٹھیک ۶ بجے شام ایک جلسہ سیرت النبی زیر صدارت مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب منعقد ہوا۔ عزیز نصیر الدین صاحب ابن مکرم حکیم صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم سید جعفر صادق صاحب کی نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے رسول کریم صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کی ساری زندگی تا قیامت کے لئے ایک اسوۂ کاملہ ہے۔ اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان نے انگریزی زبان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت ایک ہادیٔ کل کے عنوان سے تقریر کی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ آپ کی آمد تمام ادیان اور اقوام کے لئے ایک رحمت اور برکت کے طور پر ہے۔ تیسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کی ہوئی۔ جس میں آپ نے رسول کریم صلعم کی صداقت مختلف کتب سابقہ کی پیشگوئیوں کے ذریعہ ثابت فرمائی۔ اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کی تھی۔ آپ نے موجودہ زمانہ کے حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے کارناموں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ آخر میں محترم صاحب صدر نے رسول کریم کی زندگی کو خدا تعالے کے صفات حسنہ کے مظہر کے طور پر پیش فرمایا۔ اس تقریر کے بعد یہ جلسہ ٹھیک دس بجے شب نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

دوسرے دن یعنی ۳ر اپریل بروز ہفتہ پیشوایان مذاہب کی سیرت و تعلیمات بیان کرنے کی غرض سے جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت بھی محترم حکیم صاحب نے فرمائی۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور محمد عثمان صاحب متعلم قادیان کی نظم کے بعد صاحب صدر نے انگریزی زبان میں اس جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت رسول پاک صلعم کی سیرت بیان کرتے ہوئے بین الاقوامی یکجہتی کے لئے آپ کے اصول اور تعلیمات کا ذکر کیا۔ دوسری تقریر حضرت مسیح علیہ السلام کی سیرت کے عنوان پر مکرم سی۔ پی۔ دیاسن مقامی بائیبل سوسائیٹی کے نمائندے کی تھی آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام دنیا میں محبت کے پیغام پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ نیز آپ نے آکر تمام دنیا کے گناہ اپنے اوپر لئے اور پھر صلیبی موت کو قبول کر کے تمام دنیا کو گناہ سے نجات دلائی۔ یہ تقریر کنٹری زبان میں ہوئی۔

اس کے بعد سری ایچ۔ ایم۔ رام کرشن راؤ بھگوان آشرم نے وید دھرم انسانی دھرم کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر کا ایک حصہ کنٹری زبان میں اور دوسرا حصہ انگریزی زبان میں سنایا۔ آپ نے بتایا کہ مذہب اور دھرم دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ اور یہ دونوں ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہمیں کس قسم کی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جس سے خدا کی خوشنودگی حاصل ہو۔ مذہب کے نام پر فسادات برپا کرنے اور اس طرح خون خرابا کرنے کی تعلیم کوئی مذہب نہیں دیتا۔ مذہب کے نہ ماننے والے صرف اپنی مطلب پرستی اور خود غرضی کے لئے اس قسم کی منافرت پیدا کرتے ہیں۔ جس کا کسی مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے کمیونزم کو انسانیت کے لئے بہت بڑا خطرہ ثابت کرتے ہوئے بتایا کہ اس بلاء عظیم کے خلاف تمام مذاہب کو متحد ہو کر صف آراء ہونا چاہیئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس قسم کا جلسہ منعقد کرنے پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور مبارکبادی دی۔

اس تقریر کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر انگریزی میں ایک پر جوش تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام دنیا کو ایک رب العالمین سے آگاہ کرتا ہے۔ اس طرح اسلام دنیا کے سامنے صرف قومی یکجہتی ہی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ بین الاقوامی یکجہتی یعنی International Integration کا تصور پیش کرتا ہے آپ نے بتایا کہ آج کل کے مسلمانوں نے نبوت کو ختم کر کے آسمانی علوم کے دروازے کو اپنے ہاتھ سے بند کر دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے بند نہیں کیا بلکہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ روحانی علوم کا سرچشمہ جاری کیا ہے۔ اور تمام بند دروازوں کو توڑ کر دنیا کے خشک علاقوں کو سیراب کرتا جا رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موعود اقوام عالم ہونے کا دعوے کر کے قومی یکجہتی کا بہترین عملی نمونہ دنیا کے سامنے رکھا ہے۔

اس جلسہ کی پانچویں تقریر یہاں کے ایک مشہور صحافی اور ہندو مہا سبھائی لیڈر سری بھوپالم چندر شیکھر ناتھ کی تھی آپ نے بعنوان ہندو دھرم و شو دھرم کنٹری زبان میں تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا کے مختلف مذاہب کم و بیش ایک ہی قسم کی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ ہر مذہب ایک ہی خدا پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے۔ البتہ مختلف مذاہب مختلف ناموں سے اسے یاد کرتے اور پکارتے ہیں۔ کوئی اس کو خدا کہتا ہے تو کوئی اللہ۔ کوئی بھگوان کوئی God اور کوئی ایشور۔ لیکن ان سب کی ذات ایک ہی ہے۔ جس طرح تمام ندیاں نالے اور نہریں ایک ہی مرکز یعنی سمندر کی طرف رخ کرتی ہیں۔ اسی طرح تمام مذاہب کی انتہا بھی ایک ہی ہے۔ یعنی خدا کی رضامندی حاصل کرنا۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں سوامی وویکانند کی یہ تعلیم بیان کی کہ ہر مذہب والے اپنے اپنے مذہب کی صحیح تعلیم پر عمل کریں۔ ہندو صحیح ہندو بنے عیسائی صحیح عیسائی بنے، سکھ صحیح سکھ ہو اور مسلمان صحیح اسلام پر کاربند ہو۔

اس کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی ہندی زبان میں کلکی اوتار کی صداقت کے عنوان پر ایک دلچسپ اور پرمغز تقریر ہوئی جس میں آپ نے اسلام، ہندومت، عیسائیت وغیرہ میں آنے والے موعود اقوام کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ یہ تمام پیشگوئیاں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات کے ذریعہ پوری ہو گئیں۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں ہندوستان میں رہنے والے ہندو اور مسلمانوں کے درمیان باہم محبت اور اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تعلیمات کا ذکر کیا۔

اس کے بعد عزیز نصیر الدین ابن محترم حکیم صاحب نے قومی یکجہتی پر پنجابی زبان میں ایک نظم بہترین انداز میں پڑھ کر سنائی جو کہ بہت پسند کی گئی۔

اس جلسہ کی ساتویں تقریر سری سردار سورن سنگھ صاحب اسسٹنٹ انجینیر شوگر فیکٹری شیموگہ کی سیرت گورو نانک جی مہاراج پر ہوئی۔ آپ نے کہا کہ آج کا دن نہایت مبارک دن ہے اور خاص کر جماعت احمدیہ بہت ہی مبارکبادی کی مستحق ہے۔ اس قسم کی ہم سوائے جماعت احمدیہ کے کسی اور جماعت نے نہیں کی کہ مختلف مذاہب کے علماء ایک ہی سٹیج پر جمع ہو کر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ آج کے اس جلسہ میں ہر مذہب کے ماننے والوں کے لئے عظیم الشان تعلیمات موجود ہیں۔ اس جلسہ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ ہم سب ایک ہی عظیم ہستی کی روحانی اولاد ہیں اور ہم سب کا پرماتما ایک ہے۔ آپ نے بتایا کہ سکھ مذہب ہندو دھرم اور اسلام کے معاند اور مخالف نہیں ہیں۔ بلکہ سکھ مذہب ان دونوں کو جوڑنے کا ذریعہ ہے۔ حضرت گورو نانک جی مہاراج کے دو خاص شاگرد تھے ان میں سے ایک مسلم تھے اور دوسرے ہندو تھے۔ اور ان دونوں کو آپ ہمیشہ ساتھ رکھا کرتے تھے اس طرح حضرت گورو نانک جی ہندوستان میں امن و صلح کا پیغام لے کر آئے تھے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل کی اسلام ورلڈ دھرم یعنی اسلام عالمگیر مذہب کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مختلف کتابیں نازل ہوئی تھیں۔ لیکن ان کتابوں کے ماننے والے ان کی حفاظت کرنے میں ناکام ہو چکے تھے۔ اور مرور زمانہ کے نتیجہ میں ان کتابوں میں کئی خرابیاں اور تحریف و تبدیلی ہو چکی ہے۔ اسلئے آخر میں خدا تعالیٰ نے ان تمام مختلف کتب کی صحیح تعلیمات کو ایک جگہ جمع کر کے اور ان تعلیمات کے علاوہ کو ایک کتاب میں جمع کر دیا۔ اور انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کہہ کر اسکی حفاظت کا

ذمہ خود اس نے اپنے اوپر لیا ہے۔ اور یہ کتاب دراصل تمام سابقہ کتب کی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ اور یہ کتاب تا قیامت ایک زندہ کتاب کی حیثیت سے قائم رہے گی۔

آپ کی اس مختصر تقریر کے بعد محترم صدر صاحب نے اپنی مختصر سی تقریر میں تمام سامعین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ کامیابی سے ٹھیک ۸ بجے ختم ہوا۔ یہاں یہ بات خاص کر دیکھنے میں آئی کہ ہر تقریر کے بعد سامعین پرزور تالیوں سے مقررین کو ہدیہ تحسین پیش کرتے رہے۔ یہ جلسہ اس لئے نہایت شاندار اور کامیاب رہا کہ پورے شہر میں جلسہ کے متعلق وال پوسٹر چسپاں کئے گئے تھے اور ہزاروں کی تعداد میں اردو اور کنڑی میں چھوٹے چھوٹے اشتہارات تقسیم کئے گئے علاوہ ازیں پورے شہر میں سات لاؤڈ سپیکر نصب کر کے منادی کی گئی تھی۔ اس کے نتیجہ میں پورا ہال اور اس کا صحن لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

وفد کا بنگلور میں ورود

تبلیغی وفد آنے کی اطلاع قبل از وقت مل چکی تھی۔ اس لئے احباب جماعت کے مشورہ سے ایک مصروف پروگرام مرتب کیا گیا جس میں جلسہ سیرۃ النبی ؐ کو نمایاں حیثیت حاصل تھی۔ اس جلسہ کے لئے پوسٹر۔ دستی اشتہار اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تشہیر کی گئی۔ مقامی انگریزی اور اردو اخبارات نے ہمارے اشتہار کا خلاصہ شائع کیا۔

۲۰ر اپریل شام کو وفد بنگلور پہنچا۔ احباب جماعت نے اسٹیشن پر استقبال اور گل پوشی کے بعد دار الفضل پہنچایا۔

ادھر جلسہ کے انتظامات مکمل ہو چکے تھے وفد کے اعزاز میں مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب نے عشائیہ ترتیب دیا ہوا تھا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد نمازیں جمع کی گئیں۔ اور ٹھیک ۹ بجے مکرم محترم الحاج بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب کی صدارت میں جلسہ کا آغاز مکرم مولوی محمد عمر صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ نظم مکرم مولوی محمد سلام صاحب نے پڑھی۔ پروگرام کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے سیرۃ النبی پر فرمائی۔ فاضل مقرر نے فرمایا۔ حضور اکرم ؐ خدا تعالیٰ کے کامل مظہر تھے۔ بعد ازاں مہدی موعودؑ کو پیش فرمایا۔

دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے فرمائی۔ آپ نے القرو یہ سے شروع پڑھے اور اس کا ترجمہ فرماتے ہوئے یہ ثابت فرمایا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضور اکرم ؐ تھے۔ معزز مقرر نے نبی کریم ؐ کے دعوئے نبوت کے ابتدائی حالات پیش فرماتے ہوئے آپ کے عروج کو بھی پیش فرمایا۔ موجودہ دور میں مسلمانوں کی حالت زار کو اختصار سے پیش کرتے ہوئے اس کا علاج موجودہ دور کے امام کو ماننا تجویز فرمایا۔ پھر تفصیل سے جماعت احمدیہ کے متعلق اخبار کی رائے اور جماعت کے کاموں کا ذکر فرمایا جو تبلیغ اسلام کے لئے تمام دنیا میں کئے جا رہے ہیں بعدہٗ جناب نثار احمد صاحب نے درثمین سے چند شعر ترنم سے سنائے۔

عزیزم سلیم اللہ ابن محمد شفیع اللہ صاحب نے وہ پیشوا ہمارا کے چند اشعار سنائے

تیسری تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا انبیاء کرام کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے چنانچہ یہ تبدیلی جیسی صحابہ نبی کریم ؐ کے دور میں تمام انبیاء سے زیادہ نظر آتی ہے۔ اور اس دور میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آپ کے صحابہؓ میں بھی ایسی پاک تبدیلی کو ہم میں سے اکثروں نے خود مشاہدہ کیا ہے۔ پھر آپ نے حضرت اقدسؑ کا شعر سے

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدینؓ

کی لطیف تشریح فرماتے ہوئے مامور کی ضرورت کو پیش اور متعارف کرایا۔ موجودہ زمانہ کو راکٹ کا زمانہ قرار دیتے ہوئے قرآن مجید سے اس زمانہ کی خلائی تحقیقات کی پیشگوئی کو پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ قرآن مجید عالم الغیب کی طرف سے ہے سیرۃ النبی ؐ کی آخری تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے فرمائی اور بتایا غلامی کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ جو صحیح معنوں میں خدا تعالیٰ کی غلامی میں آ جاتا ہے وہ بڑے سے بڑے مرتبہ کو پاتا ہے۔

صاحب صدر نے تقریر صدارت میں مقاصد احمدیہ کو اختصار سے بیان فرماتے ہوئے تمام متلاشیان حق کو احمدیت کا مطالعہ کرنے کی دعوت دی۔ آخر میں سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ نے مبلغین کرام اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر یہ بابرکت جلسہ رات بارہ بجے ختم ہوا۔ جلسہ گاہ باوجود وسیع ہونے کے سامعین کے لئے ناکافی ہوئی۔ لوگ دور دور تک سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تقاریر سن رہے تھے۔ عزیزات جماعت خواتین بھی زنانہ حصہ میں آئی ہوئی تھیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

۲۱ر اپریل صبح مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب کی فیکٹری کا افتتاح مبلغین کرام سے کرایا گیا۔ اور دعا کرائی گئی۔ خدا تعالیٰ اسے بہترین کاروبار خود مالک کے کارخانہ کے لئے اور جماعت کے لئے باعث خیر و برکت بنائے۔ آمین۔

ایک نوجوان زیر تبلیغ دوست نے مبلغین کرام سے گفتگو کی۔ اور احمدیت کے بارہ میں معلومات فراہم کیں۔

ایک بجے دن ایک پرانے احمدی محمد مصطفیٰ صاحب کی عیادت کے لئے اراکین وفد گئے اور صحت کے لئے دعا کی (قارئین بھی دعا فرمائیں)

واپسی پر مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب نے اراکین وفد کے اعزاز میں ظہرانہ ترتیب دیا۔ چار بجے نمازیں جمع کی گئیں اور پانچ بجے خواتین کا جلسہ عزیزہ فاؤد احمد کی تلاوت سے شروع ہوا۔ زنانہ جلسہ گاہ میں نظم پڑھی گئی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل نے "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر عام فہم تقریر کی۔

دوسری تقریر میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کا مقصد وضاحت سے بیان فرمایا۔ تیسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے "تربیت اولاد" پر فرمائی اور خواتین کو تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔ احمدیت کا مستقبل ان کی گود میں پرورش پا رہا ہے۔ اور ذرا سی غفلت بھی بھیانک نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ اس لئے گھروں کو اسلام و احمدیت کا نمونہ بنائیں۔ چوتھی تقریر مولوی سمیع اللہ صاحب نے حضور اکرم ؐ کا عورتوں کے ساتھ سلوک پر فرمائی۔ فاضل مقرر نے اسلام سے قبل عورتوں کی حالت زار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمان عورتوں کو خدا تعالیٰ کا شکر گذار ہونا چاہیئے کیونکہ سب سے پہلے اسلام نے ہی عورتوں کو قعر ذلت سے نکالا۔ اور قرآن مجید میں ایک سورۃ نساء عورتوں کے مسائل پر نازل ہوئی ہے۔

آخر پر سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی درخواست پر سیکرٹری دعوت و تبلیغ نے مبلغین کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خواتین سے درخواست کی کہ مبلغین کرام کا صحیح معنوں میں شکریہ اسی وقت ادا ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ ان کی پرمغز تقاریر سے سبق حاصل کرتے ہوئے اپنے میں نیک تبدیلی پیدا کریں۔ دعا کے بعد اراکین وفد دار الفضل کے لئے روانہ ہو گئے۔ خواتین کا جلسہ جاری رہا

رات مکرم الحاج بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب نے الوداعی عشائیہ ترتیب دیا۔ کھانے اور نماز سے فارغ ہو کر وفد مدراس کے لئے اسٹیشن پر پہنچا۔ جہاں احباب جماعت نے گلپوشی کے بعد اجتماعی دعا میں شرکت کی۔ معانقہ مصافحہ کے بعد گاڑی نے حرکت کی اور احباب نے خدا حافظ کہا۔

مرزا عبد الرحمن بیگ
سیکرٹری دعوت و تبلیغ بنگلور

ہفتۂ تبلیغ

مئی کا پہلا ہفتہ تبلیغ کیلئے وقف کیا جائے

ہر احمدی اس حقیقت سے پوری طرح واقف ہے کہ اسلام و احمدیت کی ترقی تبلیغ سے وابستہ ہے اور ہماری کامیابی کا راز اس میں مضمر ہے کہ ہر فرد جماعت باقاعدگی سے تبلیغ کرے چونکہ لوگ ملازمتوں کاروبار اور اپنی دوسری مصروفیات میں اس قدر منہمک ہوتے ہیں کہ روزمرہ ہفتہ وار یا مہینے میں کوئی وقت نہیں نکال سکتے اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں جماعتوں میں "ہفتۂ تبلیغ" منایا جاتا ہے۔

سال رواں میں مئی کا پہلا ہفتہ ہر فرد جماعت تبلیغ کے لئے وقف کرے اور جماعتیں ہفتہ تبلیغ منانے کا پروگرام مرتب کریں۔ احباب جماعت ایک تنظیم کے ماتحت اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اور استقامت طلب کرتے ہوئے تبلیغ کے لئے نکلیں اللہ تعالیٰ یقیناً ان کی کوششوں میں برکت ڈالے گا اور سعید روحیں اسلام و احمدیت کو قبول کریں گی۔

میں امید کرتا ہوں کہ تمام جماعتوں کے امراء، سیکرٹریان تبلیغ مئی کے شروع میں ہفتۂ تبلیغ مناتے ہوئے ہر فرد جماعت کو اس میں پوری طرح حصہ لینے کی تلقین کریں گے اور باقاعدہ انتظام کے ماتحت غیر از جماعت دوستوں میں تبلیغ کی جائے گی۔ اور اس کی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائی جائیں گی۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اعلان بیعت ۔ محترمہ من جیسمین پال صاحبہ بنت ای۔ ایف پال صاحب مرحوم آف لکھنؤ جولائی ۱۹۷۵ء میں عیسائیت کو ترک کر کے بذریعہ تحریری بیعت اسلام کو قبول کرتے ہوئے احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ ان کی بیعت کا اعلان بوجوہ نہ کرایا جا سکا اور اب کرایا جا رہا ہے ان کا اسلامی نام "قدسیہ بیگم" ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیعت قبول فرمائے اور اسلام پر استقامت بخشے۔ آمین۔　　ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

نوٹ:۔ گذشتہ اشاعت میں کتابت کی بعض غلطیاں رہ گئی تھیں اس لئے یہ اعلان بعد درستی دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی مساعی

(بقیہ صفحہ اوّل)

کافی مشکلات دور ہو جائیں گی

لسٹر جو فری ٹاؤن سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں پر مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے اس کے لئے ایک موزوں قطعہ خریدا جا چکا ہے سرکاری طور پر کاغذات تیار ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ اسی ماہ تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ اس جگہ فروری کے آخری ہفتہ میں جماعت کا تربیتی اجلاس ہوا جس میں فری ٹاؤن کی جماعت کے افراد بھی شامل ہوئے۔ خاکسار نے جماعت کے افراد کو ان کی جماعتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

مقامی مبلغین نے اپنے حلقہ کی جماعتوں کا دورہ کیا اور عید سے قبل رمضان اور صدقۃ الفطر کی اہمیت کے بارہ میں سرکولر لیٹر جماعتوں میں تقسیم کیا۔ اسی طرح رمضان المبارک کے فضائل اور روزوں کے متعلق اسلامی احکامات پر ایک پمفلٹ چھپوایا گیا۔ جو ملک میں مفت تقسیم ہوا۔

۵ر مارچ بروز جمعہ ایک اور حلقہ کی میٹنگ کا انعقاد و اہتمام جیدابوا Plewaha ہوا۔ یہ جماعت فری ٹاؤن سے ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ قریب کی سب جماعتوں نے اس جلسہ میں شرکت کی جس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔ خاکسار نے نصف گھنٹہ تک احباب جماعت کو اعلیٰ نمونہ اور اخلاق حسنہ سے متصف ہونے کی تلقین کی۔ اس جلسہ میں موجود مرکزی مبلغین میں سے مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری اور مولوی عبدالشکور صاحب نے بھی احباب سے خطاب کیا۔ نیز مکرم سجاد حیدر صاحب ہیڈ ٹیچر احمدیہ سکنڈری سکول بو۔ اور بعض مقامی مبلغین نے بھی تقاریر کیں۔ جلسہ کی تمام کارروائی کو احباب نے توجہ اور انہماک سے سنا اور ۴ بجے شام جلسہ برخواست ہوا۔

۱۷ر مارچ کو سید محمد ہاشم صاحب بخاری کے ہمراہ خاکسار ایک گاؤں کابالائی پہنچے جہاں پر غیر احمدی پیرامونٹ چیف سے ملاقات۔ یہ جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ غیر از جماعت احباب نے نماز جمعہ میں بھی ہمارے ساتھ شرکت کی۔ پیراماؤنٹ چیف خدا کے فضل سے جماعت کی طرف رغبت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائے اس کے بعد مگبورکا، سیکالی اور موسمی کا دورہ بھی کیا۔ موسمی کے پیراماؤنٹ

چیف صاحب کو ہماری آمد کا علم ہوا۔ تو ہماری قیام گاہ پر ملنے آیا۔ یہاں پر جلسہ کیا گیا۔ جس سے فراغت کے بعد کبالہ گئے۔ راستہ میں ایک چیفڈم کے پیراماؤنٹ چیف جو جماعت کا مداح ہے سے ملاقات کی۔ کبالہ میں پرائمری سکول کی تعمیر کے سلسلہ میں گئے تھے۔ اس جگہ پر پیراماؤنٹ چیف صاحب نے سکول مشن وغیرہ کی تعمیر کے لئے ایک وسیع قطعہ اراضی مناسب جگہ پر دے دیا ہے اور کونسل کی طرف سے بارہ صد پونڈ منظور ہو چکے ہیں۔ ڈی سی صاحب اور پراونشل سیکرٹری سے ملاقات کی۔ رقم ملنے پر انشاء اللہ جلد سکول کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

اس جگہ سے واپسی پر ایک غیر احمدی چیف مصطفےٰ فوڈے صاحب کی دعوت پر ان کے ہاں گئے۔ انہوں نے اس جگہ پر احمدیہ عربی سکول کھولنے کی درخواست کی ہے جو انشاء اللہ حالات کا جائزہ لے کر جاری کر دیا جائے گا۔

۱۵ر مارچ کو کبالہ سے بو پہنچ کر ایک رات کے قیام کے بعد باندا جاسوا کی جماعت کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب جو حال ہی میں پاکستان سے تشریف لائے ہیں بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ مکرم الحاج ابراہیم سوا اس جگہ پر نہایت مخلص احمدی پیراماؤنٹ چیف ہیں اور گاؤں میں اچھی بڑی جماعت ہے۔ اس جگہ پر کافی عرصہ سے ایک کامیاب عربی سکول جاری ہے اس سکول کے ساتھ انگریزی کے حصہ کے اجراء کی تجویز ہے۔ یہ جگہ بو سے قریباً ۲۳ میل دور ہے۔ انگریزی سکول کے اجراء کے لئے ابتدائی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

۱۹ر مارچ بروز جمعہ ایک اور سرکٹ میں جلسہ کا انتظام تھا۔ یہ جلسہ سرکٹ کے چیف رئیس کے گاؤں بمقام باڈو میں کیا گیا۔ جلسہ میں کثرت سے احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب شریک ہوئے۔ مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری اور مولوی عبدالشکور صاحب نے بھی تقریر کی۔ اور نماز جمعہ کے بعد مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نے اپنے سفر کے حالات سنائے۔

اس جلسہ پر قریباً چودہ پونڈ کے قریب چندہ جمع ہوا۔ اور جمعہ کی نماز کے وقت دو افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا

فرمائے۔ آمین۔

مکرم نظام الدین صاحب ۴۵ طلباء کو مسجد میں باقاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھاتے رہے اور اس تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

رپورٹ احمدیہ مشن بو

اس مشن کے انچارج مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے تبلیغ و تربیت کی خاطر کم و بیش اڑھائی ہزار میل کا سفر کیا اور مختلف مقامات پر جلسوں کا انعقاد عمل میں آیا۔ جہاں پر حالات کے مطابق عربی اور انگریزی میں تقاریر ہوتی رہیں۔ مشن ہاؤس میں آنے والے احباب میں سیرالیونی لائبیرین، گھانین اور گنی کے لوگ شامل تھے۔ ان کے مطلوبہ سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔

عوام کے علاوہ مشن ہاؤس میں آنے والوں کو حتی الوسع مناسب حال لٹریچر مہیا کیا گیا۔ متعدد مقامات کے دورہ کے لئے نمایاں مقامات پر عام جلسوں میں تقریباً حاضری کم و بیش چار صد افراد کی ہوتی رہی۔ بعض لوگ سوالات کر کے اپنی تسکین کا سامان کرتے رہے Kenema اور Kamahai میں بھی جلسے کئے گئے۔ کابالائی چیفڈم کا صدر مقام ہے اور یہاں پر پیراماؤنٹ چیف الحاج سکیکو و ومر رہتا ہے۔ اس نے خاکسار کو اطلاع دی کہ خاکسار وہاں جائے اور ایک ہفتہ قبل اس کو ... رہے۔ وہ اپنی چیفڈم کے تمام لوگوں کو جمع کر کے فیصلہ کرے گا کہ اس کو جماعت احمدیہ میں شامل ہو جانا چاہیئے مگر خاکسار ابھی وہاں نہیں جا سکا۔ خاکسار نے کبالہ ٹاؤن کا بھی دورہ کیا۔ یہاں بھی دو تقریریں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

یہ بات احباب کے لئے خوشی کا موجب ہوگی کہ یہاں کے لوگوں کو اس بات کا احساس ہے کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ ملک کی جو مذہبی اور تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں وہ بہت اہم ہے اور کوئی دوسری تنظیم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اس عرصہ میں تبلیغ و تربیت کی خاطر طویل سفر اختیار کیا۔ جس کا کچھ حصہ ریل پر کچھ حصہ بس پر اور کچھ کشتیوں کے ذریعہ نیز پیدل بھی اسی طرح ملک کے مختلف حصوں میں کم و بیش دو ہزار افراد کو پیغام حق پہنچایا اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا۔

جماعت کی تربیت کو درس قرآن اور احادیث کے ذریعہ جاری رکھا۔ یہ درس صبح فجر کی نماز کے بعد باقاعدہ طور پر دیا جاتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد بچوں کو نماز سکھائی جاتی ہے۔

مشن لواجے بو

مولوی عبدالشکور صاحب مبلغ لواجے بو کی رپورٹ درج ذیل ہے:۔

پبلک جلسے تبلیغ کا ایک اہم ذریعہ ہیں جن میں کثیر التعداد غیر از جماعت احباب تک پیغام حق پہنچایا جا سکتا ہے۔ خاکسار کو اس عرصہ میں پانچ مقامات پر جلسے کرنے کی توفیق ملی۔

تین جگہ پر ہماری جماعت موجود ہے۔ اور مجموعی طور پر ہر جگہ ڈیڑھ سے دو گھنٹہ تک جلسہ جاری رہا۔ ایک جلسہ میں مکرم سجاد حیدر صاحب ہیڈ ٹیچر احمدیہ سکنڈری سکول بو بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ بعض عیسائی احباب نے سوالات کئے جن کے نتیجہ میں ہمارے جوابات کی وجہ سے مسلم احباب پر بہت خوشگوار اثر ہوا۔

دو مقامات میں کوئی احمدی نہیں ... اگرچہ ایسے مقامات پر جلسہ کرنے میں کچھ مشکلات ہوتی ہیں۔ تاہم کوشش کی جاتی ہے کہ پبلک جلسوں کے ذریعہ انہیں قبول حق کی دعوت دی جائے۔ ان میں سے ایک گاؤں لواجے بو سے قریباً ڈیڑھ میل دور ہے احمدیہ سکول بو کے ایک طالب علم کی مدد سے گاؤں کے چیف سے رابطہ قائم کیا۔ خاکسار اور مکرم سجاد حیدر صاحب شام کے وقت وہاں پہنچے اور جلسہ کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے اگلی صبح سات بجے کا وقت تجویز کیا۔ چنانچہ اگلے دن علی الصبح وہاں پہنچ کر جلسہ کیا۔

آخری جگہ (AIEMA) قدرے بڑا قصبہ ہے۔ اس چیفڈم کا پریذیڈنٹ اور سیکشن چیف اس گاؤں میں رہتا ہے۔ اس کے نزدیک ہی ایک گاؤں میں ہماری جماعت قائم ہے۔ خاکسار جب اس گاؤں کے دورہ کے لئے گیا تو وہاں سے ایک پرانے احمدی مخلص دوست کو ساتھ لے کر اس جگہ کے سیکشن چیف اور پریذیڈنٹ کو ملا۔ جلسہ ۹ بجے سے لے کر رات گیارہ بجے تک جاری رہا۔ جلسہ سے فارغ ہو کر قریب نصف شب کے ہم واپس پہنچے۔

اجتماعی تبلیغ کے ساتھ ساتھ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ بعض احباب مشن ہاؤس میں ملنے آتے ہیں جن سے تبادلہ خیالات ہوتا ہے۔ دورہ کے دوران کثرت سے نئے دوستوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے جنہیں تبلیغ کی جاتی ہے۔ بعض اوقات

اعلان نکاح کل مورخہ ۱۶ر اپریل بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے میرے بیٹے عزیز بشیر اختر کا نکاح عزیزہ اقبال بیگم بنت حکیم محمد رمضان صاحب ساکن ... کو ... پڑھا اور ... ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت اور خیر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ خاکسار ... درویش قادیان۔

ایسی گفتگو پر تین تین چار چار گھنٹے صرف ہو جاتے ہیں۔ تعلیم یافتہ احباب جن میں سکولوں کے اساتذہ اور ڈاکٹر شامل ہیں انہیں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس انفرادی تبلیغ کے نتیجہ میں عرصہ زیر رپورٹ میں دو افراد بیعت کرکے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت فرماتے۔ آمین۔

عامتہ الناس کے علاوہ اس عرصہ میں ایک دفعہ ایک چیفڈم کے پیراماؤنٹ چیف کے جو رومن کیتھولک عیسائی ہیں کے پاس تبلیغ کی خاطر جاکر ملا۔ مکرم سجاد حمید صاحب بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ تقریباً دو گھنٹہ تک ان سے اظہار خیالات کا موقعہ ملا۔

اس موقعہ پر صاحب موصوف کو سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا۔ ہم نے ان سے یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ پسند کریں تو اس جگہ پر کسی وقت اپنے پادری صاحب کو بلا کر ایک مشترکہ جلسہ کرکے اس میں تبادلہ خیالات کا موقعہ بہم پہنچائیں تو اس سے عوام پر انکشاف حق اور بعض باہمی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

وسط جنوری میں آنریبل وزیر اراضیات و معدنیات جناب اے۔ جے۔ ڈیمبی۔ اپنے سرکاری دورہ پر اس علاقہ میں تشریف لائے۔ اور ایک رات بواجیبو میں بھی قیام فرمایا۔ خاکسار نے ان سے ہوٹل میں ملاقات کی۔ اور موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان کی خدمت میں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔ جو اُنہوں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس پیشکش کو تحفہ خاص کے طور پر ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گا۔ اس موقعہ پر بعض دیگر احباب کے علاوہ پیراماؤنٹ چیف اے۔ کے۔ بکامنگا اور پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون بھی موجود تھے۔

تربیت

احباب جماعت کی تربیت کی خاطر قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس نماز مغرب کے بعد باقاعدگی سے دیا جاتا رہا۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح کا التزام کیا گیا۔ جس میں روزانہ حاضری کم و بیش ۱۰ افراد کے قریب ہوتی رہی۔ جماعت کی دعوت پر بعض غیر از جماعت دوست بھی نماز عید میں ہمارے ساتھ شریک ہوئے۔ جن میں ڈپٹی سپیکر اور کورٹ پریذیڈنٹ بھی شامل تھا۔ چنانچہ اسی تقریب کے موقعہ پر تربیت کے ساتھ تبلیغ کا موقعہ بھی مل گیا۔ خطبات جمعہ میں خاص توجہ طلب امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے تربیت انجام دیا۔ نیز اس عرصہ میں مسجد میں اجتماعی طور پر اور بعض دوستوں کو انفرادی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسنون دعائیں یاد کرائیں اور عام طور پر ملنے والے دوستوں کے ساتھ گفتگو کے وقت بھی حتی الوسع تربیتی امور کو مدنظر رکھا۔

تعلیم

تبلیغ و تربیت کے علاوہ اس عرصہ میں بعض تعلیمی خدمات سرانجام دینے کی بھی توفیق ملی۔ اس جگہ پر ہمارا احمدیہ پرائمری سکول موجود ہے۔ خاکسار نے بچوں کی دینی تعلیم کی خاطر دو پیریڈ رکھوا کر ان میں باقاعدہ طور پر کلاس لیتا رہا۔ اسی ضمن میں جب ایک دفعہ سکول کی طرف سے طلباء کے والدین کی ایک میٹنگ کا انتظام کیا گیا جس میں سکول کے سٹاف نے والدین سے تعاون کی اپیل کی۔ خاکسار نے اس موقعہ پر نصف گھنٹہ تبلیغی تقریر کی۔

عام لوگوں میں بھی یہاں پر عربی پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ جس کسی نے بھی عربی پڑھنے کا اظہار کیا۔ اس کو اس کی خواہش کے مطابق وقت دیا گیا۔ چنانچہ مذکورہ عرصہ میں کم و بیش پانچ غیر از جماعت دوست اور چار احمدی دوست گاہے بگاہے فائدہ اُٹھاتے رہے۔ مگر ایک غیر احمدی دوست قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کی خاطر روزانہ باقاعدگی سے حاضر ہوتا رہا۔ جس پر خاکسار کے کم از کم تین گھنٹے روزانہ اوسطاً صرف ہو جاتے ہیں۔ اب تک اُنہوں نے پہلے دس سیپاروں کا ترجمہ ختم کر لیا ہے ایک احمدی دوست بھی باقاعدگی سے آکر پڑھتا رہا۔

سیرالیون مشن کی مجموعی رپورٹ پیش کرکے خاکسار احباب سے درخواست کرتا ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام مبلغین کو بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا اشاعت اسلام کا جو کام اللہ تعالیٰ نے اس دور میں ہمارے سپرد کیا ہے ہم اس سے بہتر رنگ میں سبکدوش ہو سکیں۔ آمین۔

درخواست دعا

میرے نسبتی بھائی عبد المنان صاحب کارا کچور سے خط آیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے خسر بوجہ پیٹ درد شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار
احمد حسین درویش قادیان

اہم تبلیغی لٹریچر

حصولِ ثواب کا نادر موقعہ

	کتاب	قیمت فی کتاب	ڈاک خرچ	کل رقم
۱	اسلامی اصول کی فلاسفی بزبان سندی	۳-۰۰	۱-۲۵	۴-۲۵
۲	حضرت محمد صاحب کا پوتر جیون "	۴-۰۰	۱-۲۵	۵-۲۵
۳	قرآن مجید پارہ اوّل مترجم "	۰-۷۵	۰-۹۰	۱-۶۵
۴	لائف آف محمدؐ بزبان انگریزی	۴-۰۰	۱-۲۵	۵-۲۵

ان چاروں کتابوں کا سیٹ منگوانے کی صورت میں کتب کی قیمت ۷۵/۱۱ ڈاک خرچ ۲-۵۰ ہوگا۔

(۱) جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہے ایسے مخلصین صاحب حیثیت اور مخیر دوستوں سے درخواست ہے کہ ان کتابوں کے ایک یا زائد سیٹ منگوا کر پبلک لائبریریوں اور یونیورسٹی و کالج کی لائبریریوں وغیرہ میں رکھیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان کے مطالعہ سے اسلام و احمدیت کی تعلیمات سے آشنا ہو سکیں۔ اور سعید روحوں کو ہدایت نصیب ہو۔ ایک سیٹ منگوانے کے لئے ۲۵/۱۴ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

(۲) جن دوستوں میں کتابیں خریدنے کی استطاعت تو نہ ہو لیکن وہ مقامی طور پر پبلک۔ یونیورسٹی اور کالج کی لائبریریوں میں یہ اہم تبلیغی لٹریچر رکھوانے کی خواہش اور تڑپ رکھتے ہوں۔ انہیں یہ رعایت دی جاتی ہے۔ کہ وہ مقامی لائبریری۔ یونیورسٹی لائبریری۔ کالج لائبریری میں سے جن میں کتب رکھوانا مناسب سمجھیں ان کے پتے نظارت دعوت و تبلیغ میں تحریر فرمائیں۔ اور پتہ کے ساتھ صرف ۲/۲۵ روپے اخراجات ڈاک ارسال فرمائیں۔ نظارت بلا قیمت یہ کتب متعلقہ لائبریریوں کو براہِ راست بھجوا دے گی۔

(۳) جن جماعتوں میں دار المطالعہ اور لائبریری ہو۔ جہاں اپنے دوست اور غیر از جماعت احباب سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہوں۔ اگر ایسی جماعتیں کتب کو حفاظت سے رکھنے کا یقین دلائیں اور یہ کہ کتب کسی کو مستقل طور پر نہیں دی جائیں گی بلکہ پڑھانے کے بعد واپس لے لی جایا کریں گی۔ اور ان کتب کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اسلام و احمدیت سے روشناس کرایا جائے گا۔ تو سیکرٹریان تبلیغ یا صدر صاحبان کے تحریر کرنے پر ایسی جماعتوں کو مذکورہ بالا کتب کے دو سیٹ بغیر قیمت بھجوائے جا سکتے ہیں لیکن ہر سیٹ کے لئے اخراجات ڈاک ۲/۵۰ روپے پیشگی بذریعہ منی آرڈر نظارت دعوت و تبلیغ میں آنے پر آرڈر کی تعمیل کی جا سکے گی۔

ابتداء میں یہ اہم مفید کتابیں جماعت کے مخلص مخیر احباب کو تحریک کرکے چھپوائی گئی ہیں لیکن بڑے حجم کی کتابوں کو چھپوانے کے لئے بار بار تحریک کرنا ممکن نہیں ہوتا اس لئے نظارت دعوت و تبلیغ نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ ہر کتاب کی فروختگی سے جو آمد ہو۔ اسے امانت دفتر ما سبق محفوظ رکھ کر آئندہ بھی یہ کتابیں شائع کروائی جاتی رہیں گی۔ اور اس طرح ابتداء میں کتب شائع کرانے والے احباب کی یہ قربانی صدقہ جاریہ ہوگی۔ اور یہ مفید کتابیں خرید کر تبلیغ کو وسعت دینے والے مجاہدین کو بھی ثواب حاصل ہوگا۔

ان کتب کے لئے آرڈر و رقوم بنام ناظر دعوۃ و تبلیغ آنی چاہئیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تفسیر کبیر سے ایک اقتباس!

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بے شک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا پس فرماتا ہے کہ اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضروریات کے لئے جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گذر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی خاطر کماتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالےٰ کا قرب اور اس کی محبت کو حاصل کرنے کا احساس ہوتا اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا یہ فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں خدا تعالےٰ کا حق ادا کرتا اور پوری دیانتداری کے ساتھ ادا کرتا لیکن جب وہ زکوٰۃ نہیں ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے خدا تعالےٰ کے احکام کے تابع نہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۲۳۹)

خاکسار۔ ناظر بیت المال قادیان

دورہ پروگرام مکرم مولوی جلال الدین صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ بہار و یوپی ۲۷-۴-۶۵ تا ۳۰-۶-۶۵

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ بہار و یوپی کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال مورخہ ۲۷-۴-۶۵ تا ۳۰-۶-۶۵ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران کماحقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	سنگکنہ	۲۷-۴-۶۵	۳	۱-۵-۶۵	
۲	موسیٰ بنی مائینز	۲-۵-۶۵	۳	۵	
۳	جمشید پور	۵	۱	۶	
۴	رانچی	۷	۲	۹	
۵	جمشید پور	۱۰	۳	۱۳	
۶	بھاگلپور	۱۳	۳	۱۶	
۷	برہ پورہ	۱۶	۱	۱۷	
۸	خانپور ملکی	۱۷	۳	۲۰	
۹	بلاری	۲۱	۱	۲۲	
۱۰	مونگھیر	۲۳	۲	۲۵	
۱۱	چک مسکن (سورج گڑھ)	۲۶	۱	۲۷	
۱۲	اوربن	۲۸	۱	۲۹	
۱۳	پٹنہ	۳۰	۱	۳۱	
۱۴	رانٹہ مسکرا	۱-۶-۶۵	۳	۴-۶-۶۵	
۱۵	جھانسی (رجہ گاؤں)	۵	۲	۷	
۱۶	صالح نگر	۸	۳	۱۱	
۱۷	سانہرعن	۱۲	۲	۱۴	
۱۸	علی پور کھیڑہ	۱۵	۱	۱۶	
۱۹	ننگہ کھنو	۱۷	۲	۱۹	
۲۰	دہلی	۲۰	۱	۲۱	
۲۱	انچولی (میرٹھ)	۲۳	۲	۲۵	
۲۲	بھوپورہ	۲۵	۱	۲۶	
۲۳	انبیٹہ	۲۷	۲	۲۹	
۲۴	قادیان	۳۰	–	–	

مرکز کی ایک تعلیمی ضرورت!

نظارت تعلیم و تربیت نے گذشتہ برسوں میں مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت کے پیش نظر بعض طلباء کو اپنے اخراجات پر بی۔ ٹی اور جے۔ بی۔ ٹی کی ٹریننگ دلائی تھی۔ لیکن مدرسہ تعلیم الاسلام اور نصرت گرلز سکول ہر دو مدارس میں ہنوز ٹرینڈ اسٹاف کی مزید ضرورت ہے۔ لہٰذا امسال بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے نظارت ہذا کے بجٹ میں ایک طالب علم اور ایک طالبہ کی بی۔ ٹی ٹریننگ کے اخراجات رکھے ہیں۔ تاکہ مدرسہ مذکورہ کی ٹرینڈ اسٹاف کی کمی کو حتی الامکان پورا کیا جا سکے۔ چنانچہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اپنے بچوں کو صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات پر جے۔ بی۔ ٹی کی ٹریننگ دلانا چاہیں تو اپنی درخواستیں جلد از جلد نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں۔ اس سلسلہ میں امیدواران کا انتخاب ان کی تعلیمی اور اخلاقی حالت کے علاوہ میٹرک یا انٹر میڈیٹ پاس کرنے کی ڈویژن پر بھی ہوگا۔ دوسرے صوبہ جات ہندوستان کے احباب اس امر کو بھی ملحوظ رکھیں کہ پنجاب میں "ذریعہ تعلیم" ہندی ہے۔ چنانچہ امیدوار کا ہندی جاننا نہایت ضروری ہے اس کے علاوہ احباب اس امر کو بھی ملحوظ رکھیں کہ صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات پر ٹریننگ حاصل کرنے والے امیدواروں کو کم از کم پانچ سال تک صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مدرسہ جات میں ملازمت کرنا ہوگی۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

شکریہ احباب

عزیزہ زین العابدین کی وفات پر بہت سے احباب اور رشتہ داروں نے تعزیتی خطوط ارسال فرمائے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینے سے معذور ہوں میں ان سب بھائیوں بہنوں اور بزرگان بالخصوص خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واجب الاحترام افراد کا جنہوں نے اس سانحہ پر اپنے خادموں کو دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے غم کو ہلکا کیا۔ میں سب کا شکر گذار ہوں اللہ تعالےٰ سب کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ ساتھ ہی احباب سے مرحوم کی والدہ اور دیگر بہن بھائیوں اور متعلقین کے لئے صبر جمیل کی مزید دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار:۔

(چوہدری) عبد الحق قادیانی درویش معاون ناظر اعلیٰ قادیان

درخواست دعا خاکسار اس وقت کچھ مالی مشکلات اور بعض دیگر تفکرات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب پریشانیوں اور تفکرات سے نجات کے سامان پیدا فرمائے آمین۔ خاکسار بشیر احمد ثاقب اڑچار کوٹ (پونچھ)

دعا کی خصوصی تحریک ۔ جماعت احمدیہ باندہ ضلع رتناگری (مہاراشٹر) کے صدر جناب ... داؤد صاحب عرصہ سے بیمار ہو گئے۔ آپ کو Rheumatism کا عارضہ ہو گیا ہے۔ ایک ہاتھ اور ایک پاؤں ہلانے سے معذور ہیں۔ احباب صدر صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں اس عارضہ سے شفا بخشے۔ آمین!

خبریں

نئی دہلی ۲۶ راپریل۔ وزیر دفاع مسٹر چوہان نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا کہ پاکستان نے کچھ سندھ سرحد پر جو فوجی کارروائیاں کی ہیں: نیز فوجی لام بندی کرنے اور فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ کرنے کے جو اقدام کئے ہیں اُن سے پیدا شدہ سنگین صورت حال کے پیش نظر بھارت سرکار نے فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اور اس وجہ سے کچھ دیگر کارروائیاں بھی ضروری ہو گئی ہیں۔ چنانچہ بھارت میں بھی فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اور جو فوجی چھٹی پر چلے گئے تھے۔ انہیں ڈیوٹی پر بلا لیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ بلا شک ہم نازک دور میں سے گذر رہے ہیں۔ لیکن یہ اطمینان کی بات ہے کہ ہماری فوجوں اور ہماری جنتا کے حوصلے بے حد بلند ہیں اور وہ ملک کی آزادی اور سلامتی کے خلاف ہر حملہ کو کسی بھی قیمت پر ناکام بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ اس پر ہاؤس نے پُرجوش تالیاں بجائیں۔

نئی دہلی ۲۶ راپریل۔ وزیر دفاع مسٹر چوہان نے آج لوک سبھا کو کچھ سندھ سرحد کی تازہ ترین صورت حال کی اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے بھارتی علاقہ میں۔ اکر میٹر (چھ میل) اندر کی جانب بیار کوٹ چوکی کے خطہ میں نیا حملہ کیا ہے یہ حملہ ابھی جاری ہے۔ اس چوکی پر حملہ پاکستان کی پیدل فوج کے پورے ایک بریگیڈ نے بکتر بند گاڑیوں کی خاصی تعداد کے ساتھ کیا ہے۔ بیار کوٹ کے خطہ میں پاکستانی فوجوں نے کل ۲۵ راپریل اتوار کی شام کو بھی ٹینکوں کی مدد سے حملہ کیا تھا وہاں ہماری ایک کمپنی تعینات تھی۔ اور اس نے دشمن کو بھاری نقصان پہنچا کر ان کا حملہ ناکام بنا دیا۔ اب آج صبح کی اطلاع کے مطابق پاکستان نے ایک بریگیڈ اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے اس خطہ پر پھر سے حملہ کر دیا ہے اور وہ حملہ ابھی جاری ہے۔

نئی دہلی ۲۶ راپریل۔ بھارت سرکار کے ترجمان نے کچھ سرحد کی صورت حال کے بارے میں آج جو بیان جاری کیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ پاکستانی فوجوں نے آج صبح بیار بیٹ پر جو تازہ حملہ کیا تھا اس کے بارے میں مزید کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کل اتوار شام کو بیار بیٹ پر جو حملہ کیا تھا وہ پسپا کر دیا گیا ہے اور حملہ آور فوجوں کو کافی نقصان پہنچا تھا۔ اس حملہ میں ایک بکتر بند گاڑی کو نشانہ بنتے دیکھا گیا۔ کچھ سندھ سرحد پر دیگر مقامات پر اب رک رک کر فائرنگ کی اطلاع ملی ہے۔ پیادہ فوجوں کی طرف سے وسیع پیمانہ پر گشت جاری ہے یہاں موصول شدہ خبروں کے مطابق پاکستان کے فوجی حکام نے مجاہدوں کو بھی تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے سارے سندھ میں مجاہدوں کی نئی بھرتی شروع ہو گئی ہے۔ اور انہیں فوجی ٹریننگ دی جا رہی ہے

شیلانگ ۲۶ راپریل۔ سرکاری حلقوں نے بتایا کہ چین نیفا کی ساری سرحد پر چینی فوج جمع کر رہا ہے۔ سرحد تک سڑکیں چوڑی کی جا رہی ہیں تاکہ بھاری بکتر بند گاڑیاں ان پر چل سکیں۔ اور چینی چوکیوں کو کمک پہنچائی جا رہی ہے۔ تبتی باشندوں کو سڑکیں چوڑی کرنے کے کام کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۲۶ راپریل۔ وزیر خزانہ مسٹر کرشنما چاری نے آج مرکزی ملازموں کے لئے مہنگائی الاؤنس کی نئی شرح کا اعلان کر دیا۔ اس کے مطابق ۱۰۸۹ روپے ماہوار تک تنخواہ پانے والے ملازموں کے مہنگائی الاؤنس میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ آج کے اعلان کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اب مہنگائی الاؤنس چھ سو روپیہ ماہوار سے ۱۰۸۹ روپیہ ماہوار تک تنخواہ پانے والوں کو بھی ملا کرے گا۔ جبکہ اس سے پہلے اس زمرہ کے ملازموں کو مہنگائی الاؤنس نہیں ملتا تھا۔ یہ اضافہ اخراجات زندگی کے اشاریہ میں اضافہ کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

کراچی ۲۶ راپریل۔ پاکستان نے کل رات بھارت پر پھر الزام لگایا کہ وہ متنازعہ ران کچھ کے سرحدی علاقے میں مزید توپ خانہ پلٹنیں اور پیراشوٹ بریگیڈ بھی لے آیا ہے۔ پاکستان نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ بھارتی ہوائی فوج کے بمبار جہازوں نے پاکستانی علاقہ پر اُڑان کی ہے۔ یہ الزامات ایک پریس نوٹ میں لگائے گئے ہیں۔ جو کل بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر بی این کول کو دیا گیا۔ مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ جام نگر میں تعینات بمبار جہازوں کے سکواڈرن نے دو بار پاکستان کی فضائی سرحد کی خلاف ورزی کی اور پاکستانی مورچوں پر شدید گولہ باری کی گئی۔ مراسلہ میں بھارت میں جنگی ہیسٹیریا کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ بھارتی حکام رن کچھ کی صورت حال کے بارے میں اشتعال انگیز بیانات دے رہے ہیں۔ پاکستان سرکار کے ترجمان نے بتایا ہے کہ یہ خبر غلط ہے کہ پاکستان نے فوجی لام بندی کا حکم دے دیا ہے۔

کراچی ۲۶ راپریل۔ پاکستان کی وزارت خارجہ نے پاکستانی فوجوں کی لام بندی کی خبر کی تردید کی ہے: کل رات وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ بھارتی ذرائع کی یہ خبر غلط ہے کہ پاکستانی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے: پاکستانی حلقوں نے اپنی جنگی تیاریوں کا اعتراف کرنے کی بجائے بھارت کے خلاف جوابی الزام تراشی کی ہے۔ اور کہا ہے کہ "بھارت نے جنگ کے جنون کو تیز کرنے کے لئے کمر باندھ لی ہے کل پاکستان کی جنگی تیاریوں کے متعلق جو خبر دی گئی تھی وہ بھی اسی پروگرام کا ایک حصہ ہے"۔ پاکستان کی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے بھی لام بندی کی خبر کو "من گھڑت اور بے بنیاد" قرار دیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان کی اطلاع کے مطابق بھارت میں بکتر بند فوج کو پیشقدمی کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ خلیج کچھ کے پاس بحری جہاز جمع کئے جا رہے ہیں۔

قادیان ۲۷ راپریل۔ کل جواہر جیوتی امرتسر سے چل کر جالندھر جاتے ہوئے رستہ میں بوقت ۱۱ بجے قادیان میں بھی پہنچی۔ آئی۔ ٹی۔ آئی کی عمارت کے سامنے ہزاروں اہلیان قادیان نے اس کے درشن کئے۔ اور ایک جلوس کی شکل میں قادیان کے بازاروں سے گذرتی ہوئی گئی۔

جو ہمارا ذہر لبیک کہتے ہیں ہمارے دو رجسٹرڈ مبلغین تیری خدمات کے لئے پہلے ہی سے وہاں موجود ہیں۔ اب ان مشنوں کے انچارج حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب خود تیرے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اور تجھے جتنے بھی روحانی ڈاکٹروں کی ضرورت ہوگی انشاء اللہ حسب توفیق بھجوائے جائیں گے اور بھجوائے جاتے رہیں گے یہاں تک کہ تیرا ہر باشندہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجائے۔ انشاء اللہ۔ (ف۔ ا۔ گ)

لبیک افریقہ لبیک!

(بقیہ صفحہ ۲)

ہمیں افسوس ہے کہ ہماری بے حد و حساب طاقت اپنے مسلمان بھائیوں کے حملوں کا دفاع کرنے پر صرف ہوئی ہے اور اگر ہمیں یہ اندرونی دفاع نہ کرنا پڑتا تو افریقہ ہی کیا ہم اب تک یورپ میں بھی عیسائیت کو شکست دے چکے ہوتے۔

پھر بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ اہل اسلام کے علماء میں اگر کوئی پُرجوش خادم اٹھتا بھی ہے تو وہ آجا کر اپنے نام کے ساتھ "فاتح قادیان" کا خود ساختہ لیبل لگا کر جماعت ان عقائد کی تردید میں اپنا سارا زور صرف کر دیتا ہے جو قرآن و سنت کے عین مطابق ہیں۔ لیکن اس کے مزعومہ غلط عقائد کے خلاف ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا کہ اگر ہندوستان کے علماء صرف سات سال تک احمدیت کی مخالفت ترک کر دیں تو خدا کے فضل سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دن قریب سے قریب تر آسکتا ہے مگر افسوس کہ "فاتح قادیان" کہلانے کے جنون نے انہیں بچنا نہ سیکھنے دیا۔

بس آج دنیا میں اگر کوئی جماعت منظم طور پر تبلیغ کا کام سرانجام دے رہی ہے اور اپنے عقائد و تعلیمات کے مضبوط تر ہتھیاروں کے ساتھ عیسائیت کے قلعے کو مسمار کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ جو خدا کے فضل سے افریقہ کے ہر ملک میں تبلیغ کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اسی بنڈونگ کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر بھی ضرور آیا ہوگا جسے علامہ علاؤالدین صاحب صدیقی نے مصلحتًا نظر انداز یا حذف کر دیا۔ اور اگر ذکر نہیں بھی آیا تو علامہ موصوف خوب جانتے تھے کہ جماعت احمدیہ یہ فرض پہلے ہی احسن طور پر بجا لا رہی ہے۔

پس اے افریقہ! ہم تیری آواز پر پہلے ہی بلکہ گذشتہ قریبًا پینتالیس سال سے لبیک کہتے چلے آ رہے ہیں۔ اور اب بھی حاضر ہیں۔ تجھے اسلام کی روشنی درکار ہے تجھے قرآنی نور کی تلاش ہے۔ تجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی تلاش ہے۔ ہم اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خدام حاضر ہیں اور تیری [illegible]